Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

ER. M. SALAM Sb
FLAT No. 704
BLOCK No. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسُولِہِ الکریم وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 52

شمارہ 47

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

بین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

29 رمضان 1423 ہجری 25 نبوت 1382 ہش 25 نومبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 22 نومبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعۃ الوداع کی برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

جلسہ سالانہ کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلعم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دُعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں۔

لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لادیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء)

☆ ☆ ☆

تمہارا ہتھیار دُعا ہے اس لئے چاہئے کہ دُعا میں لگے رہو

اے خدا ہم تجھ سے تیرے ان الفاظ کا واسطہ دے کر دُعائیں مانگتے ہیں ادعونی استجب لکم

رمضان المبارک کے اختتامی جمعہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ فرمودہ ۲۱-۱۱-۰۳ بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لنڈن

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون○ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تُفلحون○

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پھر فرمایا آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس کو جمعۃ الوداع کہنے کی ایک اصطلاح چل پڑی ہے غیر تو اس کا جو چاہے نام دیں یا جو بھی عمل کریں وہ ان کا معاملہ ہے بلکہ وہ تو اس خیال کے بھی ہیں کہ جمعۃ الوداع کے دن چار رکعات نماز پڑھ لو تو قضائے عمری ادا ہوگئی۔ پھر ایک سال تک نمازوں سے چھٹی اور تمام

باقی صفحہ (12) پر

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی-خدا کیلئے اسے روکو!

-(۸)-

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کررہے تھے کہ ''ھندوتو'' کے منصوبوں سے پورے ہندوستان کو اس لئے خطرہ ہے کہ ہندو شاستروں کی حکومت کے قیام کے نتیجہ میں ہندوستان کے ستر کروڑ باشندوں پر اگر منو کے احکامات کا نفاذ کردیا جائے تو ان کے بنیادی انسانی حقوق کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

انتہاپسند ہندو لیڈران جو مسلمانوں کو ہندوتو کی دعوت دیتے ہیں بھلا مسلمان اس دعوت کو کس طرح قبول کرسکتے ہیں مسلمان تو درکنار آج خود ہندو مذہب کی نیچی جاتی کے لوگ بھی ان قوانین کو قبول نہیں کررہے۔

ہم نے گزشتہ گفتگو میں وید کے اور اس کی تعلیم سے اخذ کئے گئے منوشاستر کے بعض نمونے پیش کئے تھے جن میں ان کے درمیان حد درجہ کی تفریق اور منافرت کو جنم دیا گیا ہے اور وید کے ان حوالوں کو پیش کیا تھا جن میں وہ تمام غیر ہندوؤں کو صفحہ ہستی سے نابود کردینا چاہتا ہے تعجب ہے کہ منوسمرتی اور وید کی اس تعلیم کے ہوتے بعض انتہاپسند ہندو لیڈر قرآن مجید پر بے جا اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید جنگ وجدال اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے ایسا لکھتے ہوئے وہ ویدوں اور شاستروں کی ان تعلیمات کو بھول جاتے ہیں۔ جو نفرت کی اونچی اونچی دیواروں سے گھری ہوئی ہیں۔ یہی وہ ہندوتو کی خواہش ہے جو مغل حکومت کے اختتام کے بعد انگریزوں کے زمانہ میں بعض انتہاپسند ہندو لیڈروں میں پیدا ہوئی تھی اور وہ نہ صرف آزاد ہندوستان بلکہ اس تمام ریجن میں ہندو راج قائم کرنے کے خواب دیکھنے لگے تھے۔

چنانچہ اخبار ملاپ لاہور ۲۷؍جون ۲۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے:-

''سوراج شدھی اور افغانستان کی فتح کے علاوہ ممکن ہے کہ ہم مشرقی افریقہ فجی اور دوسرے ملکوں پر قابض ہو جائیں گے جہاں ہندو بھائی آباد ہیں کیونکہ اس وقت ہم کسی ہندو بھائی کو غلامی کی حالت میں نہ چھوڑیں گے ایسی دیش بھگتی کی لہر چلے گی اور ہندو نام کی گنگا میں ایسا چڑھاؤ آئے گا۔ پس اگر ہندوستان کو کبھی آزادی ملی تو یہاں ہندو راج ہوگا.....اگر ہندو قوم میں آئندہ بیداری ہوگی تو نہ صرف ہندو راج قائم ہوگا بلکہ مسلمان کی شدھی افغانستان کی فتح وغیرہ باقی ضروری آدرش بھی پورے ہوجائیں گے۔ (بحوالہ ہندو راج کے منصوبے صفحہ ۸۴-۸۵)

اسی طرح ۱۹۲۵ء میں لالہ دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی نے لکھا:-

''ہندوستان میں سوائے ہندو راج کے دوسرا راج ہمیشہ کیلئے قائم نہیں ہوسکتا ایک دن آئے گا کہ ہندوستان کے سب مسلمان شدھی آدی آندولن کی وجہ سے آریہ سماجی ہوجائیں گے۔ یہ بھی ہندو بھائی ہیں۔ یہ ہمارا آدرش ہے یہ ہماری آشا ہے۔ سوامی جی مہاراج (سوامی دیانند جی مُراد ہیں) نے آریہ سماج کی بنیاد اسی اصول کو لے کر ڈالی تھی۔ (اخبار پرکاش لاہور اپریل ۲۵ء صفحہ ۱۱)

اور ہندو راشٹر کے خدوخال درج ذیل بیان کئے گئے ہیں:

۱-قرآن کو الہامی کتاب نہیں سمجھنا چاہئے۔

۲-حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا نہ سمجھا جائے۔

۳-عرب وغیرہ کا خیال دل سے دُور کردینا چاہئے

۴-اسلامی تہواروں اور تعطیلوں کی بجائے ہندو تہوار و تعطیلات منائی جائیں۔

۵-اسلامی نام چھوڑ کر ہندو نام اپنائے جائیں اور ان کی جگہ رام دین کرشن خان رکھنا چاہئے۔

۶-عربی کی بجائے تمام عبارتیں ہندی میں ہونی چاہئیں۔

(بحوالہ اخبار وکیل امرتسر ۹؍دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴ صفحہ ۱۷۸)

اسی طرح اخبار تیج نے لکھا:-

سوراجیہ کی لڑائی خاص طور پر ہندوؤں کی لڑائی ہے کیونکہ یہ ملک ہندوؤں کا ہے۔ (تیج دہلی یکم مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۱ صفحہ ۱۸۰)

آپ کا فرض ہوگا کہ ایسے اسلام کو ہمیشہ کیلئے گنگا کے سپرد کردو ہندو ایسے اسلام کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرسکتے۔ (آریہ ویر ۲۵ء جنوری ۲۷ء صفحہ ۱۸۷)

اور پھر یہی ذہنیت لے کر انتہاپسند ہندو جماعتیں آزاد ہندوستان میں بھی داخل ہوئیں ان کا نشانہ تو یہ تھا کہ تمام مسلمان شدھ ہوجائیں اور اسلامی تعلیمات سے دستکش ہوجائیں ان کی اسی انتہاپسندی سے مسلمانوں میں ایک ردّ عمل پیدا ہوا جس کے نتیجہ کے طور پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا باوجود ہزار کوشش کے گاندھی جی اس بٹوارے کو روک نہیں پائے۔

پاکستان بنتے وقت اور پاکستان بن جانے کے بعد ملک میں شدید قسم کے فسادات ہوئے معصوموں کا خون بہا اور پھر وقتاً فوقتاً ہندو مسلم فسادات جنم لیتے رہے۔ ہندو انتہاپسندوں نے مسلم بادشاہوں کے دور میں بنائی گئی مساجد کے متعلق کہنا شروع کردیا کہ یہ ہندوؤں کی مقدس جگہوں پر بنائی گئی ہیں مندروں کو گرا کر بنائی گئی ہیں چنانچہ آج

باقی صفحہ: (13) پر

دیوبندی ملاؤوں کی یہودیانہ تحریف

بریلوی مسلک کے بانی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے دیوبندیوں کے خلاف فتوے دیتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ یہ لوگ نہ صرف کافر ہیں بلکہ اکفر ہیں اور ان کا کفر یہود وہنود کے کفر سے بھی بدتر ہے اعلیٰ حضرت کے اس فتوے کو جب ہم اس پس منظر میں دیکھتے ہیں کہ کس طرح دیوبندیوں نے احادیث میں یہاں تک کہ تراجم قرآن مجید میں بھی تحریف کی ہے تو واقعۃً ان کی یہودیانہ خصلت واضح ہوجاتی ہے۔

حال ہی میں ''تحفظ ختم نبوت'' کے دیوبندی مولویوں میں پھر سے جوش آیا ہے اور انہوں نے بعض علاقوں میں پرتشدد میں جلسے کرکے پھر سے جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے راگ الاپنے شروع کردیئے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے کیمپ کے نام پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

ان تمام ترکذب بیانیوں کے تسلی بخش جوابات جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بھرے پڑے ہیں لیکن کیا کریں کہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب بھی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کی تسلی نہیں کراسکی تھی تو یہ مولوی بھلا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے عطا کردہ قرآن وحدیث کے دلائل سے کہاں فیض حاصل کرسکیں گے۔

اس موقع پر ہم ان کے دو اعتراضات باطلہ کے کسی قدر جواب دیتے ہیں بہت سے اعتراضات میں سے ان کا پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ جماعت انگریزوں کی قائم کردہ جماعت ہے اس لئے انگریزوں کے مفادات کے تحفظ کیلئے کام کررہی ہے اور عرصہ سو سال سے جماعت احمدیہ اس کا کافی وشافی جواب دیتی چلی آرہی ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ چونکہ انگریز مسلمانوں کو دینی احکام کی بجا آوری سے نہیں روک رہے بلکہ انہوں نے ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے لہٰذا ان کے خلاف جہاد بالسیف جائز نہیں ہے اسی دور میں یہی فتوے بعض جید علماء اسلام نے بھی دیئے تھے جن میں دیوبندی علماء کے ساتھ ساتھ علی گڑھ کالج کے بانی سرسید احمد بھی شامل تھے صرف اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والے قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ نعوذ باللہ انگریزوں نے ہی آپ کو مہدی بنا کر کھڑا کیا تھا۔ حالانکہ یہ ملاں یہ بات بھول گئے کہ انگریز اتنے بے وقوف نہیں تھے کہ وہ اپنے خدا کو یعنی یسوع مسیح کو مردہ قرار دینے والے کو اپنا پٹھو یا ایجنٹ بنائیں۔ اِن کے ایجنٹ تو دیوبندی یا دیگر فرقوں کے وہ علماء بننے کیلئے نہایت عمدہ تھے جو کہ انگریزوں کی طرح یسوع مسیح کے نہ صرف آسمان پر جانے کے قائل تھے بلکہ اس کی زندگی کے بھی ہمنوا تھے۔

سو سال سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام علماء اسلام کو جہاد بالسیف کا حقیقی مفہوم سمجھاتے رہے اور اس حقیقی مفہوم کی وجہ سے آپ انگریزوں سے جہاد بالسیف کے قائل نہ تھے لیکن ملاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عرصہ سو سال سے مخالفت کرکے آپ پر جھوٹے الزام لگا کر آپ کو انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیا پھر بالآخر پاکستان میں حکومتی سطح پر یہ تمام الزامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے گئے اور ایک موقع پر پاکستانی پارلیمنٹ کے تمام فرقوں کے علماء وممبران نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپ کی جماعت کو انگریزوں کا ایجنٹ اور انگریزوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والے قرار دیا۔ لیکن دیکھئے خدائی انتقام کہ اُسی حکومت پاکستان نے افغانستان کے طالبان کے خلاف انگلینڈ وامریکہ کی حکومتوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کیا۔

جی ہاں ان طالبان کے خلاف جن کو پاکستان کے علماء اور ہندوستان کے دیوبندی علماء اسلام کے حامی اور مجاہد اسلام قرار دیتے نہیں تھکتے تھے بلکہ بابانگ دہل ان تمناؤں کا اظہار اپنی تقاریر ومضامین میں کرتے تھے کہ کاش طالبان جیسا اسلام پاکستان کو بھی میسر آجائے۔

انہی طالبان کو انہی مجاہدین اسلام کو پاکستان کی حکومت نے انگریزوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے ذلیل ورسوا کردیا۔ طالبان کے حق میں جہاد کرنے والے نوجوانوں کو پاک افغان سرحد پر مارا پیٹا گیا اور یہاں تک کے موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ اب بتایئے کہ انگریزوں کے مفادات کو تحفظ کس نے فراہم کیا۔ احمدیوں نے یا پھر احمدیوں کے مخالفین نے اور اُس حکومت پاکستان نے جس نے White Paper شائع کرکے احمدیوں کو انگریزوں کے مفادات کا محافظ قرار دیا تھا۔

ہندوستان کے ملاں ہمیشہ ہی اپنی گفتگو میں یا تحریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے زعم میں یہ وزنی دلیل دیا کرتے تھے کہ احمدیوں کو تو پاکستان کی اسلامی حکومت نے بھی کافر قرار دیا ہے اور اس طرح یہ ہندوستان کے معصوم عوام کو بہکایا کرتے تھے لیکن اب جبکہ ان ملاؤں کی رُوحانی آقا یعنی حکومت پاکستان بھی انگریزوں کی محافظ نکلی تو اس طرح یہ سارے ہی ملاں جو اپنے آقاؤں کی پیروی کرنے والے تھے اسی زمرہ میں شامل ہوگئے۔ سبحان اللہ قدرت نے کیسا قہری انتقام لیا ہے ان ملاؤں سے کہ جو تیر یہ جماعت احمدیہ پر چلاتے تھے آج خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے اوپر چلا رہے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

دوسرا ایک بڑا مغالطہ جو ہردوئی میں منعقد ہونے والے تحفظ ختم نبوت کے کیمپ میں عوام کے دماغوں میں ڈالا گیا وہ یہ تھا کہ حدیث کے الفاظ کو غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اخبار راشٹریہ سہارا کی ۲۷ ستمبر کی اشاعت میں جو مخالفانہ رپوٹ چھپی ہے اس میں یہ عنوان لگایا گیا ہے کہ ''اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی شریعت محمدی کی اتباع کرتے''۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے

یہی وسیلہ ہے جس سے اب ہمارے ذاتی اور جماعتی فیض اور برکات اور ترقیات وابستہ ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۵ تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام احمدیہ مشن، فرانس

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملٰك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾(الاحزاب: ۵۷)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟۔کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ مَیں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں، بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔‘‘(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو باتیں سمجھائی ہیں جن سے درود شریف پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرمایا پہلے تو تم سب یہ یاد رکھو کہ آنحضرت ﷺ کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہارے درود پڑھنے سے ہی آنحضرت ﷺ کا مقام بلند ہو رہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی ایک ایسی ہستی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔ فرمایا کہ اس میں گہرا راز ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے سے ایک ذاتی تعلق اور محبت کی وجہ سے اس دوسرے شخص کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے تو وہ اس کے وجود کا ہی حصہ بن جاتا ہے یعنی وہ محبت اور تعلق میں ایک ہو جاتے ہیں مثلاً دنیاوی رشتوں میں اب دیکھیں مثال دیتا ہوں، ماں بچے کی محبت ہے، بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ جب چلنا شروع کرتا ہے ، ذرا سی ہوش اس کو آتی ہے، اگر اس کو کوئی کھانے کی چیز ملے تو وہ بعض دفعہ اس میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو اکثر ٹکڑے کی بجائے ذرّات کی شکل میں ہوتا ہے ۔ وہ اس پیار اور تعلق کی وجہ سے جو اس بچے کو اپنی ماں سے ہے، اپنی ماں کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کی وجہ سے ماں کا پیٹ تو نہیں بھر رہا ہوتا لیکن ایک پیار کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے ماں کو بھی اس بچے پر انتہائی پیار آتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر اپنے ساتھ چمٹاتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی معصوم سی حرکت پر، اس کا خیال رکھتی ہے۔ تو اس طرح کی مثالیں کم و بیش آپ کو اور بھی دنیاوی تعلقات میں، دنیاوی رشتوں میں ملتی رہیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرما رہے ہیں کہ جب محبت میں ایک ہی وجود بن جائیں تو جو فیض اس کو ملتا ہے اور جو برکتیں اس کو ملتی ہیں، جس کے لئے آپ دعا کر رہے ہوتے ہیں وہی آپ کو بھی مل رہا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں ہیں، اور بے انتہاء فیض ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں اور فرما رہا ہے اور فرماتا چلا جائے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ تو آپ کو بھی درود بھیجنے کی وجہ سے، اس ذاتی تعلق کی وجہ سے، جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہے اور ہونا چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل ہونے والے فیض سے اُن لوگوں کو بھی حصہ ملتا رہے گا جو ایک سچے دل کے ساتھ آپ پر درود بھیج رہے ہوں گے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ایک جوش، ایک محبت ہو جو درود پڑھتے وقت آپ کے اندر پیدا ہو رہا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کثرت سے درود شریف پڑھنے پر آپ پر جو بے انتہاء برکتیں نازل ہوئیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلۂ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے ﴿وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾(المائدہ آیت ۳۶)۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذا مَاصَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ‘‘ ﷺ۔

(حقیقۃ الوحی۔حاشیہ صفحہ ۱۲۸۔ تذکرہ۔ صفحہ ۷۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

تو اس میں آپ فرما رہے ہیں کہ کیونکہ مَیں اپنے پیدا کرنے والے خالق کو، مالک کو حاصل کرنا چاہتا تھا اور مجھے یہ پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا راستہ کوئی آسان راستہ نہیں۔ بڑا مشکل اور کٹھن راستوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو اس قرب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی، آپ فرماتے ہیں کہ اب مجھ تک یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے، ایک ہی وسیلہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ مَیں نے اس سے سبق لیتے ہوئے آپ ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجا۔ اور گویا اس طرح تھا کہ مَیں ہر وقت اس ایک خیال میں ڈوبا رہتا تھا اور آپ پر درود بھیجتا رہتا تھا تو نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتانے کے لئے کہ تم بھی اب اس وسیلہ سے میرا قرب پا چکے ہو مجھے کشفی حالت میں یہ نظارہ دکھایا کہ دو آدمی جن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں، اندرونی اور بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ حاصل ہوا ہے۔ تو اندرونی اور بیرونی راستوں سے داخل ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اب اس برکت سے آپ پر ہر طرح کی برکتیں اور فضل نازل ہوتے رہیں گے اور آپ پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض جو ہے وہ پہنچتا رہے گا۔ تو یہ ہیں درود کی برکات۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے ﷺ۔‘‘

’’یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے

ہیں۔اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے۔کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے"۔ (یعنی آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا مرتبہ کتنا بلند ہے کہ جو آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب بن جاتا ہے۔اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے'۔تو فرماتے ہیں کہ :"اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے۔ ﷺ۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دین کا ازسرنو سے احیاء ہو، دین پھیلے) لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے"۔ یعنی سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ دین کو زندہ کرنے والا کون ہوگا ،وہی جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت رکھتا ہے "سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔یعنی یہ شرط حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے۔یہ اشارہ کر رہے ہیں وہ فرشتے۔

"اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے"۔(براہین احمدیہ ہر چہار حصص' روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ تا ۵۹۹)

حدیث شریف میں آتا ہے۔حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا"۔(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

پھر ایک روایت آتی ہے۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔پھر مجھ پر درود بھیجو۔جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبیؐ)

تو اس سے مزید یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی رحمتیں اور اس کی بخشش اگر چاہتے ہو تو وہ اب صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ملے گی اور یہ بھی آپ کا بہت سے احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ اس کا طریق بھی سکھا دیا، اذان کے بعد کی دعا بھی سکھا دی کہ اس طرح میرا وسیلہ تلاش کرو۔تو یہ دعا بھی ہر ایک کو یاد کرنی چاہئے۔

پھر ایک حدیث ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوٰۃ علی النبیؐ اسماعیل بن اسحاق)

پس کس شخص کی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ نیکی اور پاکیزگی میں ترقی کرے۔تو ہمارے محسن، ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ راستہ دکھا دیا کہ مجھ پر درود بھیجو، تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی کا باعث بنے گا۔لیکن کیا صرف خالی درود پڑھنے سے ہی تمام مراحل طے ہو جائیں گے ۔کئی تسبیح پھیرنے والے آپ کو ملیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ذکر الٰہی کر رہے ہیں اور اتنی تیزی سے تسبیح چل رہی ہوتی ہے کہ اس میں درود پڑھا ہی نہیں جا سکتا، بلکہ کوئی ذکر بھی نہیں کیا جا سکتا۔لیکن ان کی حالت دیکھ کر دل بے چین ہو جاتا ہے کہ یہ کس طرح درود پڑھ رہے ہیں۔تو یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کا نام لے رہے ہیں۔اور آدمی کو بعض دفعہ خیال بھی آتا ہے کہ یہ ان کے ظاہری اعمال ہیں اور یہ ان کی حالت ہے جو نظر آ رہی ہے۔تسبیح پھیر رہے ہیں۔تو یہ تضاد کیوں ہے۔تو اس مسئلے کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرح حل فرمایا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔

آپ فرماتے ہیں:"رسول اللہ ﷺ کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے"۔آپ کی کامیابیاں کیا ہیں۔یہی کہ اسلام کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو" اس کا نتیجہ یہ ہوگا قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں اول: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ۔ دوم: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ اور سوم: موہبت الٰہی"۔(سلسلہ کلمات طیبات حضرت امام الزمان نمبر 1 حضرت اقدس کی ایک تقریر صفحہ ۲۲ رسالہ ریویو اردو جلد ۳ نمبر 1 صفحہ ۱۴-۱۵)

تو پہلی دو تو یہی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ملے گی۔اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ بھی آپ پر درود شریف بھیجیں۔ تو جب تک درد کے ساتھ، جوش کے ساتھ آپ کے احسانوں کو سامنے رکھتے ہوئے درود شریف نہیں پڑھا جائے گا اور دل میں وہ جوش نہیں پیدا ہوگا جس سے آپؐ پر درود بھیجنے کا حق ادا ہو تو اس وقت تک یہ درود صرف زبانی درود ہی کہلائے گا اور آپ کے دل سے نکلی ہوئی آواز نہیں ہوگی۔تو درود شریف پڑھنے کے بھی کچھ طریقے ہیں، کچھ اسلوب ہیں ،ان کو اپناتے ہوئے اگر ہم درود پڑھیں گے تو یقیناً یہ عرش تک پہنچے گا اور بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں لے کر پھر واپس آئے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے۔جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجے گا۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم)

انسان خطاؤں کا پتلا ہے،غلطیاں کرتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو پتہ نہیں کیا سلوک ہو۔تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بتا دیا کہ آپ ﷺ پر درود بھیجو، آپؐ کے حسن و احسان کو یاد کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجو اور بھیجتے چلے جاؤ، تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔(تفسیر در منثور بحوالہ تاریخ خطیب و ترغیب اصفہان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر در منثور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسندد یلمی)

تو اس حدیث سے مزید بات کھل گئی کہ اللہ تعالیٰ موقعے تلاش کر رہا ہے مومنوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں لپیٹنے کا کہ تم میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجو، مَیں تمہاری نجات کے سامان پیدا کرتا چلا جاؤں گا۔تو یہ بھی ایک احسان ہے آپ ﷺ کا کہ آپ نے اُخروی نجات کے حصول کا طریق بھی ہمیں سکھا دیا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اُدْوَازَكُوتَكُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگولین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا)۔(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے اس حدیث نے مزید واضح کیا کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو ایک دلی جوش اور محبت کے ساتھ جس سے بڑھ کر محبت کسی مومن کو کسی دوسرے شخص سے نہیں ہو سکتی اور نہیں ہونی چاہئے، آنحضرت ﷺ پر درود کے ذریعہ سے اپنے مولا کے حضور پیش کرو تو تمہاری ساری دعائیں قابل قبول ہوں گی اور راستے میں بکھر نہیں جائیں گی۔

ایک روایت ہے۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کیا مَیں آنحضرت ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات بطور ہدیہ تمہیں نہ پہنچاؤں؟ مَیں نے کہا آپ ضرور مجھے یہ ہدیہ دیں۔انہوں نے کہا ہم لوگوں نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا۔مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔تو آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو:" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی صفۃ الصلاۃ علی النبی ﷺ)

اے اللہ! محمد ﷺ پر محمدؐ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکتیں بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجیں۔تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

تو دیکھیں اس میں صحابہ کی نیکیاں، کہ ایک تو وہ یہ تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہیں کہ میرا دوسرا مومن بھائی بھی ان فضلوں سے محروم نہ رہ جائے جو اللہ تعالیٰ مجھ پر کر رہا ہے۔اور پھر یہ تڑپ کہ مَیں زیادہ سے زیادہ مومنوں تک یہ بات پہنچاؤں کہ میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجیں۔تو یہ ہیں مومنوں کے طریق۔لیکن یاد رکھیں کہ دنیاوی دکھاوے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، محفلیں جما کر، طوطے کی طرح رٹ لگاتے ہوئے بغیر غور کے درود پڑھنے کا طریق صحیح نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔تمہیں کیا معلوم کہ ہو سکتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے حضور پیش کیا جاتا ہو۔راوی کہتا ہے کہ سامعین نے ان سے کہا آپ ہمیں اس کا طریقہ بتائیں۔انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔اے اللہ! اپنی جناب سے درود بھیج، رحمت اور برکات نازل فرما، سیدالمرسلین اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین، محمد اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو ہر نیکی کے میدان کے پیشوا اور ہر نیکی کی طرف لے جانے والے ہیں اور رسول رحمت ہیں۔اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ کو ایسے مقام پر فائز فرما جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا)

پھر ایک حدیث ہے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔اب چاہے تو اس میں کمی کرے، چاہے تو اس کو زیادہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا)۔

تو یہ دیکھیں کیا طریقے ہمیں سکھائے فضلوں کو حاصل کرنے کے۔

پھر ایک روایت آتی ہے۔روای بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضور پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمائیں کہ مَیں اپنی دعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضور پر درود بھیجنے میں مخصوص کردوں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو۔مَیں نے عرض کی کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو۔اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔مَیں نے عرض کیا کہ آئندہ مَیں اپنی دعا کا سارا وقت حضور پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔(ترمذی)

اس زمانہ میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جیسا کہ اس روایت سے پتہ چلتا ہے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"مَیں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔۱۸۹۸ء کا یہ اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ مَیں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔انہی ایام میں مَیں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پرزور خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی ایسا ہی کروں۔چنانچہ ایک روز جبکہ قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر تھا، مَیں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ مَیں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔کہتے ہیں تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں"۔

ایک روایت ہے، حدیث میں آتا ہے۔حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو مَیں آپ کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔آپؐ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ ریز ہو گئے۔کہتے ہیں رفتہ رفتہ انتظار کرتے کرتے اتنا لمبا عرصہ گزر گیا کہ مَیں دیکھ رہا تھا کہ اس عرصہ میں آپ سجدہ کی حالت میں ہیں۔اور سجدہ میں چونکہ مَیں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا اس لئے مَیں آگے نہیں بڑھا۔لیکن اتنا لمبا عرصہ گزرا تو مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک رسول اللہ ﷺ کی روح قفس عنصری سے پرواز نہ کر گئی ہو، اسی سجدہ کی حالت میں آپ فوت نہ ہو گئے ہوں۔اس غم اور فکر سے مَیں دوڑا۔قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے آنے کی آواز سنی اور سجدہ سے سر اٹھایا اور پوچھا: اے عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ مَیں نے آپؐ سے اپنے خدشے کا اظہار کیا یا رسول اللہ! یہ وجہ ہے جو مَیں آپ کے قریب آ گیا ہوں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے کہا ہے کہ کیا مَیں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا مَیں اس پر رحمت نازل کروں گا۔اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا مَیں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔(مسند احمد بن حنبل)

پھر ایک حدیث میں روایت ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا رستہ کھو دیا، یا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ والسنۃ فیھا باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾۔

(الاحزاب:۵۷)(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آ کر کیا کیا تو انسان وجد میں آ جاتا ہے"۔ یعنی کہ اس زمانہ میں جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔دنیا کی کیا حالت تھی، کس قدر گراوٹ تھی اور ......اور کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں آپؐ کے آنے سے۔) تو آپ فرماتے ہیں کہ انسان کی روح وجد میں آ جاتی ہے۔اور" وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (الاحزاب:۵۷) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا۔صلی اللہ علیہ وسلم"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

آپ فرماتے ہیں کہ: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہے جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں، وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضل الٰہی تھا، ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے، یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و صفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود سلام بھیجو۔

فرماتے ہیں کہ:

"اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا"۔ یعنی ایسے اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند تھے کہ ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی لفظ ایسا نہیں تھا جس سے وہ اوصاف محدود ہو جائیں، یعنی ان کی کوئی حد نہیں تھی۔ فرماتے ہیں: یعنی آپ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت و صدق و وفا کا کہاں تک اثر آپ کے پیروؤں پر ہوا تھا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بد روش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عادات راسخہ کو گنوانا کیسا محالات سے ہے۔ یعنی جو عادات پکی ہو جائیں ان کو چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا، جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ یعنی بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے تھے۔ مُردوں کا مال کھاتے تھے۔ بعض ستارہ پرست تھے۔ بعض دہریہ تھے۔ بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے، ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے، اس کے استحصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت اور تصرف ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے، اُسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ اِس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کاربند رہو۔"

(البدر۔ جلد ۲، نمبر ۱۴۔ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۰۹)

بعض دفعہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتنی دفعہ درود پڑھنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک خط میں فرماتے ہیں:

"کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے۔ اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رِقّت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جائے"۔

نیز آپؑ نے فرمایا: اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیتِ صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے اور ایک انشراح اور لذت اور حیاتِ قلب پیدا ہو جائے۔ (مکتوبات حصہ اول صفحہ ۲۶) محسوس ہو کہ دل میں ایک جوش ہے، لذت ہے۔ تو اب ان لوگوں کے سوال کا جواب اس میں آگیا جو یہ کہتے ہیں کہ کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے۔ ایک تو اخلاص اور محبت دکھاؤ۔ جس کو محبوب بنایا ہے اس کا نام لینے میں، اس کی تعریف کرنے میں، اس کی خوبیاں بیان کرنے میں، اس کے محاسن گنوانے میں، اس کا ذکر کرنے میں انسان گنتی کی قید تو نہیں لگاتا۔ دنیاوی محبوبوں کے لئے بھی یہ طریق استعمال نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ محبوب ہے جس پر درود بھیجنے سے ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور رہے ہیں۔ اور پھر ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ جذبات اپنی انتہا کو پہنچ جائیں اور پھر اس ذکر سے، اس درود بھیجنے سے ایک سرور اور ایک لطف آنا شروع ہو جائے، مزا آنا شروع ہو جائے اور دل یہ چاہے کہ انسان ہر وقت درود بھیجتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ بھی ایک خط ہے جو تحریر فرمایا آپ نے کہ: "آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں............ اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴۔۲۵)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ مَیں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی تو مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض عزیز میرے جو اَب وہ دنیا سے گزر بھی گئے، دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہیٔ ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالاتِ یاس ظاہر ہو کر (یعنی بالکل مایوسی کی حالت طاری ہو گئی) تیسری مرتبہ مجھے سورۃ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ"۔ (نزول المسیح۔ نشان نمبر ۷۷۔ تاریخ ۱۸۸۰ء)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ
کے دور مبارک کی آخری تحریک
غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے
مریم شادی فنڈ
کیا آپ نے اس میں حصہ لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنی
جماعت کے سیکرٹری مال سے رجوع کریں۔ جزاکم اللہ۔
ناظر بیت المال آمد قادیان

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں"۔(یعنی جو جو لوگ درود شریف بھیج رہے ہیں اور جس جس جوش سے بھیج رہے ہیں ان تک وہ اتنا حصہ پہنچاتا رہتا ہے۔یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا"۔یعنی اب کوئی بھی فیض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہونے ہیں بغیر آنحضرت ﷺ کی وساطت کے کسی شخص تک نہیں پہنچ سکتے۔

فرمایا: درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم جلد ۷نمبر ۸صفحہ ۷پرچہ ۲۸/ فروری ۱۹۰۳ء)

ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو اپنی بعض مشکلات کی وجہ سے دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

"آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۳۳)

تو یہاں کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ پہلے تو حد نہیں لگائی تھی یہاں تو گنتی بتادی ہے۔تو واضح ہو کہ پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے مخصوص حالات کی وجہ سے دعا کا ایک طریق بتایا۔دوسرے اس میں 'کم سے کم' کہا ہے کہ اتنی دفعہ ضرور پڑھیں۔اصل بات وہی ہے کہ درود میں قید کوئی نہیں کہ زیادہ سے زیادہ کتنا پڑھا جائے۔جتنی توفیق ہے پڑھتے چلے جائیں اور اتنا ہی فیض پاتے چلے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی درود کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ اعجاز المسیح میں درج ہے کہ" فَصَلُّوْا عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ الْمُحْسِنِ الَّذِىْ هُوَ مَظْهَرُ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ الْمَنَّانِ۔(اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن ومنّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔اے اللہ! اس اُمّی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اوّلین کو سیر کیا۔اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کر دیا"۔(اعجاز المسیح ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۵)

ایک یہ الہام ہے:"وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔اَلصَّلٰوةُ هُوَالْمُرَبِّى۔کہ نیک کاموں کی طرف رہنمائی کر اور برے کاموں سے روک۔اور محمد اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج۔درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کثرت سے اپنے آقا پر درود بھیجنے کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ آپؑ کو الہاماً فرمایا:

"تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے"۔ (تذکرہ۔صفحہ ۱۶۲۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہوا ایک لمبا عربی الہام ہے، کچھ حصے کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔کہ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا"۔

(تذکرہ صفحہ ۲۵۵۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

تو یہ ہیں برکات اور فیض جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے حاصل ہوتے ہیں۔پس ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔یہی وسیلہ ہے جس سے اب ہمارے ذاتی فیض بھی اور جماعتی فیض اور برکات اور ترقیات وابستہ ہیں۔آج جمعہ کا دن بھی ہے اور جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ نے اپنے پر درود بھیجنے کی مومنوں کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین ایام میں سے ایک جمعہ کا دن ہے۔اسی روز آدم پیدا کئے گئے ، اسی روز انہیں وفات دی گئی۔اسی دن نفخ صُور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔پس اسی روز تم مجھ سے کثرت سے درود بھیجا کرو۔تمہارا درود مجھ تک...... پہنچایا جائے گا۔راوی کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب آپ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہوگا یعنی کہ جسم مٹی بن گیا ہوگا اس وقت ہمارا دُرود آپ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعة)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے بھی اس کا خاص تعلق ہے۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ جماعتی ترقیات اسی سے وابستہ ہیں ۔اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی بڑی تشریح فرمائی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

"جمعہ کا مضمون بہت گہرا اور وسیع ہے............ جمعہ ایک زمانے کا نام ہے اور اس زمانے میں جمعیت کے معنے داخل ہوتے ہیں مختلف چیزوں کا آپس میں ملا دینا۔پس جب اس پہلو سے اس حدیث کا مطالعہ کریں تو بہت وسیع مضمون ہے جو اس میں بیان ہوا ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ اس دن نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔اگر قیامت کا دن مراد ہو تو وہاں جمعہ کے دن کی کیا بحث ہے وہاں تو ازل اور ابد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔وہاں یہ بحث ہی نہیں ہوتی کہ دن کون سا ہے۔قیامت کا وقت تو ایک عرصے کا نام ہے اور یہ جو دن ہم گنتے ہیں ان دنوں کی بحث نہیں ہے۔اس میں طویل زمانے کا نام ہے اور اس کو جمعہ کہنا کن معنوں میں درست ہے صرف ان معنوں میں کہ اس دن تمام اگلے اور پچھلے اکٹھے کر دئے جائیں گے۔.......... اور وہ ایک دن نہیں ہوگا کہ سورج چڑھا، دن ہوا اور سورج غروب ہوا تو دن غروب ہوا۔بلکہ ایک زمانہ طلوع ہوگا اور اس سارے زمانے کا نام جمعہ ہے۔

......دوسری بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس دنیا پر اس کا اطلاق کر کے دیکھیں تو ایک اور مضمون ابھرتا ہے جس کا سورہ جمعہ میں ذکر موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اسی روز نفخ صور ہوگا یعنی تمام بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کی طرف بلایا جائے گا اور یہ نفخ صور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہے اور اس کے متعلق بکثرت شواہد ملتے ہیں احادیث میں بھی اور گزشتہ اولیاء کے حوالوں سے بھی کہ یہ وعدہ کہ تمام دنیا کے ادیان پر محمد رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آئے گا یہ مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہونا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا دور ہے جس کے متعلق فرمایا ہے اسی روز غشی ہوگی یعنی وہ اتنا خطرناک دور ہوگا کہ پہلے لوگ مدہوش کر دئے جائیں گے، مارا مار پھریں گے، کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا ہو گیا ہے دنیا کو۔پھر وہ دین اسلام کی طرف راغب کئے جائیں گے۔

اور اسؐ کے بعد فرمایا: پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔پس جماعت کے لئے دیکھو کتنی بڑی خوشخبری ہے اس میں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں دُرود سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجے میں ہم اُن عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا۔ظاہر بات ہے جب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہوگی۔کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہونگے جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔پس کثرت سے درود بھیجو۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجے میں عددی برکت بھی نصیب ہوگی۔یعنی تمہاری تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔جماعت کو بہت زیادہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہاں جو اس وقت آپ بہت تھوڑے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آپ کو بہت سی سعید روحیں ملی ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور ایمان لائے۔پس آپ میں سے ہر ایک، پرانے احمدی بھی اور نئے شامل ہونے والے احمدی بھی، اگر اپنی تعداد کو بڑھانا چاہتے ہیں، اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو بہت درود پڑھیں۔سمجھ کر پڑھیں، دل کی گہرائیوں سے پڑھیں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲/مارچ ۱۹۹۹ء)

آج انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ان تین دنوں میں بھی خاص طور پر اس طرف توجہ دیں اور بہت زیادہ درود پڑھیں تا کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے فیض آپ کو ان تین دنوں میں بھی نظر آئیں۔اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو آپ سب کے حق میں قبول فرمائے اور آپ سب کو ان کا وارث کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔آمین۔

اسلام کا خاندانی نظام
اور
توازنِ حقوق

(لقمان قادر بھٹی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اسلام کی حقانیت اور صداقت ثابت کرنے کیلئے بارہا بیسیوں قسم کے دلائل و براہین معاندین و مخالفین اسلام کے سامنے پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ جن میں اسلام کے مختلف پہلوؤں سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات ثابت کی جاتی رہی ہے کہ ان احکامات کا ہر دور میں ہر ملک ہر سوسائٹی اور معاشرے میں یکساں طور پر قابل عمل اور مفید ہونا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک ایسے حاکمؐ و دانا اور علیم و خبیر کی طرف سے ہے جو نہ صرف خالق ہونے کی حیثیت سے اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ انسانی خمیر میں کن عناصر کی کارفرمائی ہے اور فطرت انسانی کہاں کہاں ٹھوکریں کھا سکتی ہے بلکہ وہ بیک وقت و بیک نظر پوری کائنات پر اس طرح نظر رکھے ہوئے ہے جس طرح کوئی شخص اپنی ہتھیلی پر رکھی ہوئی شئے کو بآسانی دیکھ سکتا ہے۔ وہ حیات انسانی کے ماضی سے بھی بخوبی واقف ہے اور مستقبل سے بھی۔ چنانچہ اس بے خطا علم و حکمت کے نتیجہ میں اس نے انسانی زندگی کے ان قوانین و ضوابط کو مدوّن فرمایا ہے جو کہ قرآن و حدیث اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ یہ وہ ضابطہ ہدایت ہے جو کہ پوری کائنات کے واسطے تا قیامت ہر افراط و تفریط سے پاک ودستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان قوانین و ضوابط کی تدوین اور تعین میں کس زبردست دانائی اور حکمت سے توازن اور اعتدال کو برقرار رکھا ہے اس کا ایک اندازہ حقوق کی اس تقسیم سے ہو سکتا ہے جو اس نے خاندانی نظام سے متعلق فرمائے ہیں اور جو اس وقت ہمارا موضوع گفتگو ہے۔ خاندان معاشرہ کی اکائی ہوتا ہے اور اگر ہم چھوٹے پیمانے پر اس کے توازن اور اعتدال کا اندازہ کر لیں تو بڑے پیمانے پر ہمیں کل حیات انسانی سے متعلق اسلام کے عمومی رویّے کا اندازہ ہو جائے گا۔

حقوق اور فرائض کا تعین کرنے سے قبل اس بات کا گہرا شعور بخشا گیا کہ یہ کائنات ایک حکیم دانا اور قادر مطلق کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے اور انسان اس دنیا میں مختار مطلق نہیں ہے بلکہ وہ زمین پر اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے اور اپنے ہر قول و عمل کیلئے اپنے رب کے ہاں جواب دہ اور ذمہ دار ہے۔ آخرت کے تصور کو ذہن میں اچھی طرح راسخ کیا گیا کہ تمہاری ہر ایک حرکت حتی کہ ذہن میں آنے والے خیالات تک پر نہایت گہری نظر رکھی جاتی ہے اور جو ریکارڈ تیار ہوگا وہ قیامت میں تمہاری جزاء اور سزاء کی بنیاد ثابت ہوگا اس تصور کے ذہن نشین کرنے کے بعد فرمایا مرد عورتوں پر نگران ہیں یہ گویا کہ چھوٹے پیمانے پر نظم و نسق کا ایک نظام تھا جس میں ایک شخص کو جواب دہ اور ذمہ دار بنایا گیا پھر پورے خاندان کو اس کی اطاعت کا پابند کیا گیا اس مرحلے پر اس بات کا امکان بہر حال موجود تھا کہ مرد اپنے اس حاکمانہ اختیار و اقتدار کو استعمال میں لا کر کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھالے اسلئے ایک عمومی حکم اس بات کا بھی دیا گیا کہ تمام اطاعتیں صرف معروف میں ہیں اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہیں۔ مثلاً اگر کوئی مرد اپنی بیوی یا اپنے خاندان و اہل و عیال کو ایسا حکم دے جو اسلامی مزاج اور اسپرٹ کے خلاف ہو تو اس حالت میں دوسرے افراد خاندان اطاعت نہ کریں۔

پھر خود مرد کو اس بات کا احساس دلایا گیا کہ یہ جو پورا خاندان (ایک چھوٹی سی سلطنت) تمہاری زیر نگرانی ہے یہ تمہاری رعیت ہے تم ان کے راعی یعنی ان سے متعلق ادائیگی حقوق، تعلیم و تربیت وغیرہ کے سلسلہ میں تمہیں خدا کے سامنے جواب دہ ہونا ہے ظاہر بات ہے کہ یہ بات مرد کو ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اس طرح وہ بے راہ رو اور بے لگام ہونے نہیں پاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یعنی تم ماں کی خدمت کے نتیجہ میں جنت کو حاصل کر سکتے ہو۔ قرآن کریم اور حضور اکرمؐ کے ارشادات میں بار بار اس بات کی تاکید اور ترغیب ملتی ہے کہ جو شخص بھی ماں باپ کے معاملے میں غفلت اور کوتاہی کا شکار ہوگا وہ آخرت میں سوائے گھاٹے اور خسران کے کچھ بھی نہیں پا سکتا۔

بیوی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ تمہارے پاس ایک قیدی کی طرح ہیں ان کے متعلق تم اللہ سے ڈرو اور ہمیں حکم دیا گیا کہ بیوی کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو امکانی حد تک معاف کرتے رہو۔ اس کے تمام حقوق ادا کرو۔ کہا گیا کہ اگر اس کی ایک عادت تم کو پسند نہیں آتی تو دوسری اور خوبیوں پر نظر کرو۔ دوسری طرف خود بیوی کو مختلف ترغیبات کے ذریعہ شوہر کی اطاعت کا حکم دیا گا۔ اس کے باوجود جہاں آپس میں اختلاف ہوئے اور صلح اور مفاہمت کی کوئی صورت ممکن نہ رہے تو اس صورت میں اس اعلان کے ساتھ کہ جائز کاموں میں اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے حکم دیا گیا کہ معروف طریقے سے اپنی بیوی کو رخصت کر دو۔ اس کے ساتھ تنگدلی کا مظاہرہ نہ کرو اور جو مال تم نے اسے دیا ہے واپس نہ لو بلکہ کچھ اور دے کر اُسے رخصت کرو نیز مدت عدت میں اور وضع حمل تک عورت کی کفالت مرد کے سپرد کی گئی۔ مہر کی شکل میں عورت کو بھی معاشی تحفظ دیا گیا پھر اگر مرد شرارت پر آمادہ ہو تو عورت کو اس بات کا اختیار دیا گیا کہ وہ عدالت سے اللہ اور رسول کے دیئے ہوئے حقوق کے ذریعہ تحفظ مانگے۔

عورت کو ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کی وراثت میں حصہ دار قرار دیا گیا اور پھر مرد کو تاکید کی گئی کہ وہ عورت کے ذاتی مال میں سے اس کی مرضی کے بغیر تصرف نہ کرے زبان رسالت نے عورتوں کو آبگینے کہا اس ارشاد کی معنویت کا اندازہ اہل نظر ہی کر سکتے ہیں۔

مرد اور عورت کے قویٰ، مزاج اور نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے دونوں کے دائرہ کار کا تعین کر دیا گیا کہ خاندان کی کفالت اور معاشی تگ و دو مرد کی ذمہ داری ہے اور اسی طرح گھر کی نگرانی، شوہر کے مال کا تحفظ اور بچوں کی تربیت کو عورت کے ذمہ کیا گیا۔ چونکہ عورت اور مرد کے عناصر ترکیبی کا قوام خود خالق کائنات نے ہی تیار کیا ہے اس لئے وہ عورت کی ضعف اور کمزوری کو بھی بخوبی جانتا ہے چنانچہ عورت کو سختی کے ساتھ اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ بلا ضرورت شوہر کی اجازت اور مرضی کے بغیر گھر سے باہر پھرتی نہ رہے۔ یہ اس لئے کہ اس سے سینکڑوں معاشی فتنوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ عورت کو گھر کے محاذ پر جمے رہنے کی مختلف ترغیبات بھی دی گئیں۔ جیسے کہا گیا کہ ان کو جہاد کا ثواب گھر میں رہتے ہوئے اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کرنے کی صورت میں بھی مل سکتا ہے۔

اولاد کے متعلق ہدایت کی گئی کہ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ وہاں یہ بھی کہا گیا کہ اولاد کی بہترین تعلیم و تربیت بہترین وراثت ہے۔ لڑکیوں کی بہترین تربیت اور ان سے متعلق ذمہ داریوں کی ادائیگی پر جنت کی بشارت دی گئی اسی طرح زیر پرورش یتیموں کے معاملے میں جہنم سے ڈرایا گیا۔

پڑوسیوں کے متعلق عمومی حکم دیا گیا کہ ہمسائے کے حقوق ادا کئے جائیں کہا گیا کہ وہ لقمہ حرام ہے جو ہمسائے کی بھوک کے علی الرغم ہمارے حلق سے اتر جائے۔ ہمسائے سے بہترین معاشرتی روابط کی ہدایت کی گئی۔

مندرجہ بالا حقوق اور فرائض کا اگر ایک سرسری جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جہاں جہاں بھی ترغیب اور تاکید آتی ہے وہ بلاشبہ ایسے ہی حقوق اور فرائض ہیں جن کی عدم ادائیگی کی صورت میں معاشرہ بڑے بڑے فتنوں سے دوچار ہو جاتا ہے۔ نیز جہاں جہاں بھی مرد اور عورت پر قدغن اور مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ بلاشبہ انسانی فطرت کے ایسے کمزور گوشے ہیں جہاں شیطانی حملہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مرد و عورت کے دائرہ کار کو لے لیجئے۔ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ متوازن اور معتدل قانون معاشرت ممکن ہی نہیں ہے اس کے برخلاف دنیا میں جب بھی فرائض اور حقوق اس فطری تقسیم سے ہٹ کر کوئی تقسیم عمل میں آتی ہے تو ہمیشہ زمین فتنوں سے معمور ہو گئی، یونان اور ایران کی تاریخ قدیم ہو چکی ہے۔ ذرا موجودہ مغربی تمدن ہی کو دیکھ لیجئے۔ جس میں عورت دو انتہاؤں کے بیچ میں جھولتی رہی ہے۔ کہاں تو یہ حال تھا کہ عورت سے زیادہ قابل نفرت وجود روئے زمین پر کوئی دوسرا نہیں سمجھا جاتا تھا اور کہاں اب یہ حال ہے کہ عورت نے پورے مغربی تمدّن اور تہذیب کو اپنی زلف گرہ گیر (جو حقیقتاً موجود نہیں ہے) کا اسیر بنا لیا ہے۔ اور اسے وہ وہ آزادیاں عطا کی گئی ہیں کہ اگلا اور پچھلا تمام حساب برابر ہو رہا ہے۔

تاریخ کے ہر دور میں صنفِ نازک نے مختلف معاشروں میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں لیکن پچھلے چند سالوں سے خاص طور پر آزادی نسواں یا پھر ترقی نسواں کے نام سے خواتین کا جس طرح استحصال کیا جا رہا ہے اس کی مثال تاریخ میں شاید ہی کہیں ملے۔ آزادی نسواں کے نام پر خواتین سے نہایت ہی شاطرانہ انداز میں چادرِ عفت چھین لی گئی ہے اور مختلف انداز میں عریانیت کو فروغ دیا گیا ہے۔ کہیں تعلیمی میدان میں عورت کو مرد کے برابر ہونے کا دلفریب دھوکا دیا گیا تو کہیں صنعت و حرفت کے میدان میں مساوات کا نعرہ لگا کے اس کے حسن و جمال کا استحصال کیا گیا ہے۔ اور یہ بیچاری خواتین وقفہ وقفہ سے مختلف عنوانات کے تحت سامان تشہیر بنتی گئی۔ ہاں مغربی معاشرہ نے خواتین کو تو اس قدر بیباک بنا دیا ہے کہ آج وہ چاہتے ہوئے بھی اپنی عزت اور وقار کو ہوس پرست معاشرے سے نہیں بچا سکتے۔

اس وقت پوری دنیا میں ''مساوات مرد و زن'' کے وہی تصورات کارفرما ہیں جو یا تو مغرب سے درآمد کردہ ہیں یا پھر ان کے پیچھے کوئی صحیح فکر اور بے خطا حکمت تدبر کام نہیں کر رہے ہیں۔ ان تصورات کی بنیاد پر وجود میں آنے والے خاندانی نظام پر نظر ڈالئے اور پھر دوسری طرف اسلام کے پیدا کردہ نظام خاندانی کو دیکھئے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بہترین معاشرے کا وجود بخشا تھا مسلمان اس

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق

میری حسین یادیں

قسط-۱۱

(سیّد شمشاد احمد ناصر-مبلغ سلسلہ احمدیہ واشنگٹن-امریکہ)

حضورؒ نے جو پیار، شفقت مجھ سے اور بچوں سے کیا وہ ناقابلِ بیان ہے۔

دلداریاں اور دلنوازیاں

اوروں کی طرح مجھے بھی فخر ہے کہ آپ نے خاکسار کا نکاح پڑھایا اور بارات میں ہمارے گھر دارالرحمت سے دارالعلوم تک گئے کار میں جب بیٹھنے لگے تو خاکسار نے عرض کی کہ آپ اگلی سیٹ پر تشریف لے آئیں۔ فرمانے لگے کہ نہیں آج آپ دولہا ہیں۔ آپ ہی آگے بیٹھیں گے اور آپ میرے ابا جان سیّد شوکت علی صاحب اور چچا سید شبیر علی صاحب کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

جب ہمیں پہلی بار کوارٹر تحریک جدید ملا۔ تو خاکسار نے چند بزرگوں اور دوستوں کی دعوت کی۔ جس میں از راہ شفقت آپ بھی تشریف لائے۔ گھر میں میز کرسیاں ڈائننگ ٹیبل وغیرہ کچھ نہ تھا۔ باہر برآمدے میں دریاں اور چادریں بچھا دی گئیں اور کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے چنداں محسوس نہ کیا کہ نہ کوئی میز ہے نہ کوئی کرسی۔ بلکہ نہایت بشاشت کے ساتھ کھانا نیچے بیٹھ کر کھایا۔ کھانے کے دوران بجلی چلی گئی۔ موم بتیوں کا انتظام کیا ہوا تھا موم بتیاں جلا دی گئیں تو فرمانے لگے کہ دیکھا جامعہ کی تربیت، ہر چیز کا انتظام کیا ہوا ہے۔ سب بزرگ آپ کی مجلس سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ اس طرح ہمارے گھر تشریف لا کر آپ نے ہم سب کی دلداری فرمائی۔

ایک دفعہ ربوہ میں (یہ خلافت سے پہلے کا واقعہ ہے) غالباً گولبازار میں ملے۔ فرمانے لگے کہ لاہور جا رہا ہوں تم نے بھی ساتھ جانا ہے؟ میں نے کہا اکیلے نہیں جانا۔ فرمانے لگے کس کو ساتھ لے جانا ہے میں نے بے تکلفی میں کہا کہ اپنی اہلیہ کو اور بیٹے ممتاز احمد کو۔ فرمانے لگے ٹھیک ہے کل صبح ۸ بجے سب تیار رہیں۔ اگلے دن آپ ہمارے گھر کار پر تشریف لائے اور ہمیں ساتھ لاہور لے کر روانہ ہوئے۔ راستہ میں بہت لطیفے سنائے۔ ایک تو یاد ہے فرمانے لگے اس فقرے کا انگریزی ترجمہ کرو ''میرا سر چکر کھا رہا ہے'' میں نے عرض کی آپ ہی کر دیں۔ فرمانے لگے کہ بعض لوگ جن کی انگریزی ایسی ہی ہوتی ہے وہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

My head is eating circle

راستہ میں گاڑی میں سے کچھ آوازیں آنے لگیں۔ کچھ دیر تو آوازیں سنتا رہا۔ جب آوازیں زیادہ خوفناک صورت اختیار کر گئیں تو میں نے کہا میاں صاحب لگتا ہے کہ گاڑی کا سیلنسر خراب ہو گیا ہے۔ فرمانے لگے گاڑی تو میری ہے تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ اس کا سیلنسر خراب ہے۔ خیر شیخوپورہ میں بڑی مشکل سے پہنچے اور وہاں سے اڈے پر کہیں سے گاڑی ٹھیک کروائی اور لاہور دارالذکر وقت پر پہنچے۔ اور آپ نے وہاں خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

حضور کے ساتھ لاہور جانے کی وجہ سے ہمارا قیام بھی آپ کے ساتھ دارالذکر میں رہا چنانچہ تین دن کے بعد حضور تو واپس ربوہ آ گئے اور ہم وہیں ٹھہر گئے۔ روانہ ہونے سے پہلے آپ ہمارے کمرہ میں تشریف لائے اور میری اہلیہ صفیہ سلطانہ کو اچھی بھلی رقم عطا فرمائی۔ میں نے عرض کی میاں صاحب رہنے دیں ضرورت نہیں ہے تو آپ نے مجھے ایک طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نہیں دے رہا۔ تم۔ بے شک نہ لو۔ اور اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یہ تمہارے لئے تحفہ ہے لاہور میں شاپنگ کر لینا۔

میں جب گھانا مغربی افریقہ گیا۔ تو میرا بیٹا ممتاز احمد جب بھی بیمار ہوتا تو والدہ صاحبہ مرحومہ حضرت صاحب کے پاس دفتر وقف جدید لے جاتیں اور اس کیلئے ہومیوپیتھی دوائی لے آتیں۔ آپ نہایت محبت اور پیار سے باتیں کرتے دوائی دیتے اور فرماتے۔ کہ ممتاز کی دادی اماں نے ممتاز کو دم کر کر کے موٹا کر دیا ہے۔ جب تک خاکسار گھانا رہا۔ ہر سال آموں کے موسم میں ہمارے گھر ربوہ میں بچوں کیلئے آموں کا تحفہ بھی بھجواتے رہے۔

گھانا ہی کا واقعہ ہے۔ مَیں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ اگر آپ نے افریقہ نہیں دیکھا تو کچھ بھی نہیں دیکھا اور ساتھ ہی افریقہ کی مہنگائی کا ذکر کر کے لکھا کہ یہاں پر بڑی کمر توڑ مہنگائی ہے۔ میں نے چیزوں کے بھاؤ وغیرہ بھی لکھ دیئے۔ حضرت صاحب نے اپنے ہاتھ سے اس کا تفصیلی جواب لکھا کہ تمہارے خط سے وہاں کی مہنگائی کا علم ہوا واقعی جیسا تم نے لکھا ہے کمر توڑ مہنگائی ہے۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ تمہاری کمر اتنی کمزور نہیں ہے جو اس مہنگائی سے ٹوٹ جائے۔

سرالیون کے ایک گاؤں کا احمدی ہونا اور حضور کی قبولیت دُعا کا نشان

سرالیون مغربی افریقہ میں خاکسار نارتھ کے علاقہ میں مبلغ تعینات تھا ایک دن ایک عیسائی نوجوان کو سڑک پر دیکھا۔ اس کے چہرے سے متانت اور سنجیدگی کے آثار نظر آئے۔ خاکسار نے اسے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ لیکن وہ نہ آیا۔ چند دن کے بعد وہ پھر نظر آیا خاکسار اُسے اپنے ساتھ ہی مشن ہاؤس لے آیا۔ باتیں ہوئیں تو پتہ چلا کہ وہ ہمارے ساتھ والے چرچ میں پادری ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ وہ مسلمان تھا مگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے اسے اسلام چھوڑنا پڑا۔ میں نے مزید دلچسپی لی کہ آخر وہ کیا حالات تھے جن کی وجہ سے اسلام چھوڑنا پڑا اس نے بتایا کہ وہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے والدین اور دیگر سب عزیز رشتہ دار مسلمان ہیں مجھے تعلیم حاصل کرنا تھی عیسائیوں نے اس شرط پر کہ وہ عیسائی بن جائے میری مالی مدد کی ہے۔ اب میں نے تعلیم حاصل کر کے ان کے چرچ میں ملازمت اختیار کر لی ہے۔ اور انہوں نے مجھے اپنا پادری بنا لیا ہے۔

مجھے یہ سن کر بے حد تکلیف ہوئی کہ غربت کی وجہ سے اس نے اسلام چھوڑا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم دل سے تو مسلمان ہو؟ اور اسلام میں واپس آنا چاہتے ہو کہنے لگا کہ آ تو جاؤں لیکن کھاؤں کہاں سے؟ میں نے کہا اس کی بالکل فکر نہ کرو۔ میرا خط لے جاؤ اور ہمارے پرائمری سکول میں (مکبورکا میں احمدی سکول تھا) ہیڈ ماسٹر مسٹر مساکوے کے پاس جا کر سکول میں بطور ٹیچر کام کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے بطور ٹیچر ملازمت مل گئی۔ یہ کبھی کبھار خاکسار کو ملنے آتا چرچ کی ملازمت اس نے چھوڑ دی۔ اس کے بعد وہ مجھ سے ملتا رہا۔ خاکسار نے سارے حالات حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھے اور درخواست کی کہ حضور اس نوجوان کے لئے خاص دُعا کریں کہ یہ احمدی مسلمان ہو جائے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ مجھے قریباً دوپہر کے وقت ایک دن حضور کی طرف سے خط کا جواب ملا۔ کہ انشاء اللہ یہ نوجوان احمدی ہو جائے گا۔ اور اسی دن شام کو یہ نوجوان جس کا نام Mr.David تھا میرے پاس آیا کہ میں نے احمدی ہونا ہے حالانکہ اس دوران میں نے کبھی بھی اس سے احمدیت میں داخل ہونے کی بات نہ کی تھی۔ یہ حضرت صاحب کی قبولیت دُعا کا نتیجہ تھا۔

اب آگے سنئے! جب اس نے احمدیت قبول کر لی تو میں نے پوچھا آپ کے والدین کہاں رہتے ہیں اس نے بتایا کہ ایک گاؤں روکمبی (Rokimbi) ہے۔ میں نے کہا چلو وہاں چلتے ہیں اور تبلیغ کرتے ہیں۔ وہاں پر جانے سے قبل خاکسار نے حضور کو دُعا کیلئے خط لکھا کہ روکمبی جانے اور دعوت الی اللہ کا پروگرام ہے۔ اس نوجوان کو خاکسار نے تین چار دن پہلے ہی بھجوا دیا کہ جا کر انتظام کرے۔ چنانچہ خاکسار مکبورکا سے مائل ۹۱ (Mile91) آیا ان دنوں مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب وہاں احمدیہ ہسپتال چلا رہے تھے۔ آج کل یہ کینیڈا میں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے مخلص ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ روکمبی میں جا کر تبلیغ کرنی ہے تیار ہو جائیں۔ وہاں پہنچے تو ہم یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ گاؤں کے سب لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ مسجد کے باہر بینر لگے ہوئے ہیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے گھر سے اپنی کرسیاں، بنچ وغیرہ لایا ہوا ہے۔ کوئی نیچے بیٹھا ہے تو کوئی اوپر۔ بہت پیارا ماحول بنا ہوا تھا۔

ہم نے صبح دس بجے سے لے کر دوپہر تین بجے تک تقریریں کیں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچائی بیان کی۔ تقریروں کے بعد ہم نے سوالات کیلئے کہا کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے اگر وہ سمجھ نہیں آیا تو آپ سوال کر سکتے ہیں۔ ایک شخص مسٹر عباس کمارا نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہمیں یہاں پر سکول بنا دیں۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو سکول نہ ہونے کی وجہ سے بڑی دقت ہے۔ میں نے کہا ہم تو آج سکول بنانے کیلئے نہیں آئے۔ آج تو سکول کی کوئی بات نہیں ہے۔ آج تو اس پیغام کی بات ہے۔ جو ہم آپ تک لے کر آئے ہیں۔ یہ سن کر عباس کمارا صاحب تو بیٹھ گئے۔ امام مسجد نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے آپ کی باتیں سنی ہیں ہمیں اجازت دیں کہ ہم گاؤں کے سرکردہ لوگ ذرہ اکٹھے ہو کر بات کر لیں تو پھر آپ کو بتا دیں گے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔

چنانچہ گاؤں کے سرکردہ احباب نے میٹنگ کی اور آ کر ہمیں بتایا کہ اس وقت آپ چلے جائیں اور پھر دوبارہ آئیں تو دیکھیں گے۔ امام کی یہ بات سن کر وہی شخص عباس کمارا صاحب دوبارہ کھڑے ہوئے اور اپنی زبان میں امام صاحب کو مخاطب ہوئے کہ امام صاحب یہ بتائیں کہ جو کچھ احمدیہ کے لوگوں نے اپنی تقریروں میں بیان کیا ہے۔ وہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ امام کہنے لگا کہ ہاں قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ اسے سمجھ گئے ہو۔ امام نے پھر جواب دیا کہ ہاں سمجھ گیا ہوں۔ تو مسٹر کمارا صاحب کہنے لگے۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہے اور آپ اسے سمجھ بھی گئے ہیں تو پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ اب یہ لوگ واپس جائیں اور پھر دوبارہ آئیں۔ جو کہنا ہے ابھی کہو کہ ہم مانتے ہیں یا نہیں مانتے۔

عباس کمارا کی باتوں میں خدا تعالیٰ نے کیا اثر پیدا کیا تھا کہ امام صاحب سن کر کہنے لگے کہ میں اپنی طرف سے اور گاؤں کے تمام لوگوں سمیت احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں چنانچہ فضاء نعرہ تکبیر سے گونج اُٹھی۔ اس گاؤں کے احمدی ہونے کی خبر ہر جگہ پھیل گئی۔ لوگ مخالفت کرنے لگے۔ اور بعض دوسرے نزدیکی گاؤں والے تو امام کو سمجھانے آتے کہ تم نے یہ کیا ظلم کیا ہے خود بھی کافر ہو گئے اور سب

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کے تیسرے سالانہ صوبائی اجتماع کا شاندار انعقاد

مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کا تیسرا سالانہ صوبائی اجتماع کوئمبٹور میں مورخہ 16و17/اگست 2003 کو بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔ اجتماع میں مہمان خصوصی کے طور پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم اے پی وائی عبد القادر صاحب امیر صوبائی تامل ناڈو نے شرکت فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس اجتماع میں چنئی، میلاپالم، توتوکوڈی، ترچی، مدورائی، شنکرن کوئل، ساتان کلم ترپو اور دیگر مجالس سے نمائندگان نے شرکت کی الحمد للہ مقام اجتماع ''مسجد المہدی'' کوئمبتور خوبصورت منظر پیش کررہی تھی پروگرام کے مطابق مورخہ 16.8.03 گیارہ بجے مکرم امیر صاحب صوبائی تامل ناڈو کے زیر صدارت منعقدہ افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم عہد، نظم کے بعد مکرم الیس مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ کوئمبٹور نے شرکاء اجتماع کا استقبال کیا۔ اس کے بعد سالانہ رپورٹ پیش کی گئی بعد ازاں مکرم امیر صاحب صوبائی نے صدارتی خطاب میں مخلوقات کی خدمت کے ذریعہ سے خدا کے مددگار بننے کی ضرورت اور اہمیت سے انصار کو آگاہ فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا قائم کردہ حسین معاشرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کو دوبارہ زندہ اور قائم کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی نیز انصار کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اسی طرح آپ نے صحابہ رسول اللہ صلعم اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانیوں کا بھی تذکرہ فرمایا۔

اس کے بعد مختلف علمی مقابلہ جات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر سیالکوٹ کا کوئز کا مقابلہ ہوا 7.9.03 کو صبح ۶ بجے مسجد المہدی کوئمبٹور کے نزدواقع ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں انصار اللہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ 10 بجے صبح مکرم ایم بشارت احمد صاحب قائمقام امیر صاحب چنئی کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم صدر صاحب اجلاس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات پر روشنی ڈالتے ہوئے اسپر عمل کرنے کی ضرورت اور طریق بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے خلافت اور احمدیوں کے فرائض کے عنوان پر اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے ایم ٹی اے کی اہمیت اور اس سے استفادہ کرنے کے طریق کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد علی صاحب نے گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے میں والدین کی ذمہ داری کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے نظام جماعت کے عنوان پر اور مکرم مولوی این شفیق احمد صاحب نے مساجد اور مجالس کے اداب کے موضوع پر تقاریر کیں۔

شام کو اختتامی اجلاس کی صدارت خاکسار ایم خلیل احمد ناظم انصار اللہ تامل ناڈو نے کی۔ خاکسار نے اپنے صدارتی خطاب میں عرض کیا کہ ہم انصار بھائیوں کا ہر قول وفعل خدا اور اس کے دین کی مدد کیلئے ہونا چاہئے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے اختتامی خطاب میں مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کی کارگزاریوں کو سراہا اور پہلے سے بڑھ کر، خدمت دین بجالانے کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے زریں نصائح فرمائیں۔

اس کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات میں اول دوم سوئم آنے والے انصار بھائیوں کو انعام دیا گیا۔ اجتماعی دعا سے اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس اجتماع کے پہلے دن کی کارروائی کے بعض مناظر یہاں کے مقامی کیبل نے نشر کئے۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں مکرم زعیم صاحب مجلس انصار اللہ کوئمبٹور کے علاوہ مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کوئمبٹور اور مکرم رفیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور تمام خدام کا از حد دخل ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایم خلیل احمد چنئی ناظم مجلس انصار اللہ تامل ناڈو)

مجلس انصار اللہ شورت کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۳-۹-۳ کو مسجد احمدیہ شورت میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم عبد العزیز صاحب ڈار صدر جماعت منعقد ہوا۔ محترم سراج الحق صاحب کی تلاوت کے بعد محترم شیخ طارق احمد صاحب محترم عبد المجید صاحب لون نے تربیتی امور بیان کرتے ہوئے حاضرین کو چند نصائح فرمائیں۔

یہ اجلاس شب ۹ بجے دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ موسم خراب ہونے، بارش پڑنے کے باوجود بھی احباب جماعت مسجد میں تشریف لائے تھے۔ خداوند عالمین قبول فرمائے۔ آمین (ماسٹر نذیر احمد عادل۔ شورت کشمیر)

چھتیس گڑھ میں غیر احمدی علماء کا مباحثہ سے فرار

بفضلہ تعالیٰ چھتیس گڑھ میں تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں تیز ہو چکی ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے یہاں کے مولویوں کی نیند حرام ہو چکی ہے۔ اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ قادیانی ہم سے بحث نہیں کرسکتے۔ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ وغیرہ

یہ دیکھتے ہوئے خاکسار مکرم ڈاکٹر افضل خان صاحب معلم کو لیکر مکرم پیارے صاحب (ایک غیر احمدی مخالف) کے گھر گیا۔ وہاں بستہ کی دونوں مسجدوں کے مولویوں کو بلایا گیا۔ اور ہم نے کہا جو بحث کرنی ہے کریئے۔ تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ نہیں ہم عالم نہیں ہیں۔ باہر سے بلائیں گے۔ آپ بھی قادیان سے بلائیں۔ یہ سن کر خاکسار نے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ بھارت کو اس کی اطلاع دی موصوف نے فوراً ایک شرائط فارم قادیان سے بذریعہ فیکس بھیجا کہ گروہ (غیر احمدی علماء) تیار ہیں تو ان شرائط کے مطابق اس پر دستخط کرکے دیں۔

تب دوبارہ ہم وہاں گئے انہیں اس پر دستخط کرنے کو کہا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم پندرہ دن کے اندر اندر جواب دیں گے۔ اور کہاں سے علماء ہمارے آئیں گے فیصلہ کرنے دیجئے۔ لیکن آج تک قریباً ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا جواب نہیں دیا۔ اور یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ ہم ویڈیو کے سامنے بحث نہیں کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بغیر بحث کے احمدیت کو فتح عطا فرمائی۔ دعا کریں اللہ ان مخالفین کی ہدایت کے سامان فرمائے۔ (علیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

احمدیہ مسلم مشن جیند میں خصوصی تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۳-۹-۲۱ کو پہلی دفعہ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد جیند۔ ہریانہ مشن مرکز احمدیت قادیان سے تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان اور محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نائب ناظر نشر واشاعت بھی تھے۔ جیند جماعت کے انصار۔ خدام واطفال کے علاوہ جیند زون کی بیس جماعتوں کے صدر صاحبان ونمائندگان نے پرجوش وپروقار طریق پر اس قافلہ کو خوش آمدید کہا۔ بزرگان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک خصوصی تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ جیند میں رکھا گیا جو ساڑھے تین بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے کی۔ نظم عزیزم سلیم احمد صاحب نے پڑھی۔ اجلاس میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے خلیفہ وقت سے کامل محبت وفاداری اور اطاعت کے حوالہ سے تقریر فرمائی اور ساتھ ہی آپ نے سفر لندن کے حالات اور حضور انور کی ملاقات کا ذکر فرمایا اور احباب جماعت ونمائندگان سے درخواست کی کہ حضور انور سے دعائیہ خطوط کا سلسلہ بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ امام ایک ڈھال ہے۔ اور دعائیہ خطوط سے انسان کو بہت مدد ملتی ہے۔

مکرم ماسٹر شیر علی صاحب بھٹی صدر تعمیری کمیٹی جیند نے اپنی تقریر سے پہلے محترم ناظر صاحب وقادیان سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور پھر جیند مشن کے حالات جماعتی ترقی۔ ہریانہ اور بالخصوص جیند زون میں جماعت کی کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈال کر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو مبارک باد دی کہ آپ کے دور نگرانی میں ہریانہ میں جماعت نے غیر معمولی طور پر ترقی کی ہے۔ ساتھ ہی مخالفین وغیرہ کے انجام کا بھی ذکر کیا۔ اپنی تقریر میں موصوف نے جیند جماعت اور جیند زون کی جماعتوں کی طرف سے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم سابق نگران دعوت الی اللہ ہریانہ کو الوداع بھی کیا۔ اور آپ کی خدمات کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ آج کے اجلاس میں جماعت اور نمائندگان کی حاضری بھی آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ تیسری تقریر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے قیام نماز کے عنوان سے کی۔

اجلاس کے آخر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے نمائندگان صدر صاحبان واحباب جماعت جیند کو تفصیل سے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں جیند کی مستورات نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں جماعت کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔

(طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند ہریانہ)

تربیتی اجلاسات سرکل ورنگل زون (آندھرا)

صوبہ آندھرا پردیش میں تربیتی وتبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کیلئے اور ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنے کے سلسلہ میں مساعی کو تیز کرنے کیلئے مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ انچارج دہلی اور مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد نے سرکل ورنگل زون کا دورہ کیا، چار جماعتوں میں تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔

جماعت احمدیہ پالاکرتی (ضلع ورنگل) مورخہ ۱۴/جولائی کو مسجد ناصر جماعت احمدیہ پالاکرتی میں زیر صدارت مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں جماعت احمدیہ پالاکرتی کے مقامی احباب وخواتین کے علاوہ Fdunutuls-

Gurudu -Thorrur سے 15 افراد تشریف لائے جن کیلئے طعام کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ تمڈپلی :(ضلع ورنگل) یہاں بفضلہٖ تعالیٰ تین سو کی تعداد میں احمدی آباد ہیں۔ اور پورا گاؤں احمدی ہے ۔ بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد بشارت میں تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مخدوم علی صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد نے تعلیم کی افادیت اور مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب نے ارکانِ اسلام کی تشریح بیان فرمائی۔ اس اجلاس میں باوجود کھیتی باڑی کے کاموں کے دن ہونے کے کثیر تعداد میں احباب و خواتین حاضر ہوئے۔

جماعت احمدیہ ایرڈاپلی (ضلع کریم نگر) مورخہ 15.7.03 کو جماعت احمدیہ ایرڈاپلی احمدیہ مسجد ھدیٰ میں تربیتی اجلاس کا انعقاد زیر صدارت مکرم محمد قاسم صاحب صدر جماعت احمدیہ عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد۔ مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ انچارج دہلی نے مختلف تربیتی امور بیان کئے۔

جماعت احمدیہ کنڈور (ضلع ورنگل) مورخہ 15.7.03 کو جماعت احمدیہ یرڈاپلی میں زیر صدارت مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد نے ایک احمدی مسلمان کے فرائض اور مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب نے اخوت اور بھائی چارگی کے عنوان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیھم کے واقعات کی روشنی میں خطاب فرمایا۔ بعدہ مکرم محمد حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر کی۔ اس اجلاس میں 250 احباب و خواتین حاضر ہوئے۔ پورے گاؤں میں موجود مسلمان احمدی ہیں جن کی تعداد چار سو سے زائد ہے۔ جملہ تقاریر کا خاکسار نے تلگو میں ترجمہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ اور اس میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (حافظ سید رسول نیاز سرکل انچارج ورنگل زون)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھرتپور بنگال: ۰۳-۷-۶ کو جماعت احمدیہ بھرتپور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد شرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال و آسام نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین رونق افروز تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور حضور انور کے ارشادات و تربیتی امور پر ترتیب وار مکرم مولانا مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج کلکتہ، مکرم ابوالحسن صاحب سیکرٹری تبلیغ بحرمپور، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان۔ مکرم قاری سیف الدین صاحب مکرم ابوطاہر منڈل صاحب سرکل انچارج سیلیگوڑی نے تقریر کی۔ خاکسار نے حاضرین جلسہ و احباب جماعت بھرتپور کا شکریہ ادا کیا۔ صدر جلسہ کے خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پانی سالہ بنگال: ۰۳-۷-۸ کو جماعت احمدیہ پانی سالہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے کی تلاوت و نظم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر، مکرم حاجی مہتاب الدین صاحب، مکرم محمد ظہیر الدین صاحب، مکرم ابوطاہر منڈل صاحب سرکل انچارج سیلیگوڑی نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت پانی سالہ و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تربیتی امور پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کیساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بحرمپور: ۰۳-۷-۲۰ کو مکرم غلام مصطفےٰ صاحب صدر جماعت بحرمپور کی زیر صدارت بحرمپور لوکل جماعت کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

ابراھیم پور: ۰۳-۷-۱۸ کو جماعت احمدیہ ابراہیم پور میں خاکسار کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مجیب الحق صاحب، مکرم آزاد حسین صاحب، مکرم سیادت حسین صاحب صدر جماعت، مکرم اشرف الشیخ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ (شیخ محمد علی سرکل انچارج مرشد آباد بنگال)

سرم پلی : مورخہ ۰۳-۷-۸ کو سرم پلی میں جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم سیف الدین صاحب صدر جماعت سرم پلی منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد مصطفےٰ صاحب، مکرم حمید اللہ صاحب، اور خاکسار مکرم محمد شہاب الدین صاحب، نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم حبیب اللہ صاحب نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور جلسہ کے آداب پر روشنی ڈالی اور آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس جلسہ میں کثرت سے لوگوں نے شرکت کی اور مستورات بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔

(ریاض الدین معلم سلسلہ وقف جدید بیرون)

قاضی پیٹھ وارنگل: مورخہ ۰۳-۷-۲۹ کو خاکسار کی صدارت میں قاضی پیٹھ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ طاہر احمد نے کی۔ عہد خدام الاحمدیہ خاکسار نے دہرایا۔ نظم مکرم نذیر احمد نے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے ''وقفِ زندگی اور خدمت سلسلہ'' کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔

(فاروق احمد گنائی معلم وقف جدید بیرون آندھرا)

یاد رفتگاں

برادرم جناب محمد صبغۃ اللہ صاحب مرحوم بنگلوری

(از چوہدری مبارک علی درویش سابق مبلغ سلسلہ بنگلور)

مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کی وفات کا علم ہونے پر بنگلور میں بطور مبلغ سارا عرصہ فلم کیطرح سامنے آگیا۔ اب سوچتا ہوں کہ جتنے بزرگ نوجوان اور لجنہ کے سرگرم ارکان تھے اُن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد موسیٰ رضا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنگلوری کے خاندان سے تھا۔ اور اسی درخت کے پھل اور پھول تھے۔ جس درخت نے امام وقت سے روحانی فیض پایا تھا۔ اُن دنوں محترم حضرت سیٹھ عبد الرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدر جماعت احمدیہ بنگلور محترم سیٹھ بی ایم بشیر احمد صاحبؓ اور ان کے دونوں بھائی جو کہ حضرت محمد موسیٰ رضا صاحب صحابیؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادے اور اِن چاروں کی اولاد اپنے اپنے رنگ میں ہر میدان میں میرے معاون اور مددگار تھے۔ اِن میں سے آج میں اپنے مرحوم بھائی محمد صبغۃ اللہ صاحب کا ذکر خیر کر رہا ہوں۔ مرحوم ایک نہایت ہی سادہ۔ نیک اور مخلص احمدی تھے۔ اُس عرصہ میں یہ بھرپور جوان تھے۔ یہ اور اِن کے چھوٹے بھائی مکرم محمد شفیع اللہ صاحب (موجودہ امیر جماعت ہائے کرناٹک) امیر جماعت ہائے کرناٹک ہم تینوں تقریباً ہم عمر تھے۔ یہ میرا خدا جانتا ہے کہ میں ایسے محسوس کرتا تھا کہ میں اپنے خاندان میں آگیا ہوں۔ میرے ایک دوست یعنی اِن کے چچا زاد بھائی برادرم عنایت اللہ صاحب مرحوم تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بورڈنگ تحریک جدید میں میرے ساتھ رہے ہیں۔ (جب کہ یہ عاجز ابھی احمدی نہیں ہوا تھا) اِس عرصہ میں مَیں نے کبھی برادرم صبغۃ اللہ صاحب مرحوم کو غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا غیور اور عبادت گزار اور نہایت متحمل مزاج تھے۔ مرکز سلسلہ سے ایسا لگاؤ تھا کہ اِلّا ماشاء اللہ ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ مرکز سلسلہ کے بزرگان اور بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاموش احترام اور اطاعت میں نے ہمیشہ محسوس کی۔ دیکھتے ہی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی فرشتہ سیرت انسان چلا آرہا ہے اِن کو اپنے کاروبار اور میرے ساتھ جماعتی کاموں کیلئے بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری افسران اور وزراء سے ملنے کا موقع ملا ہے مگر میں ہمیشہ نوٹ کرتا تھا کہ ہر افسر کی توجہ اِن کی سادگی کے باوجود اِن کی طرف ہوتی تھی اور یقیناً یہ اِن کے تقویٰ کی برکت تھی اس وقت بنگلور میں ایک خوبصورت مسجد ہے۔ مسجد کے اِس پلاٹ کو محفوظ رکھنے میں اِن کے والد بزرگوار کا نمایاں حصہ ہے۔ اِن کے والد مرحوم کے وقت میں جبکہ یہ عاجز وہاں مبلغ تھا اِس پلاٹ پر بڑے حادثے رونما ہوئے غیر مسلموں نے اس پر قبضہ کی کوشش کی کارپوریشن کے افسران نے بھی اِس پلاٹ کو چھیننے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ اِس خاندان کے ہر فرد کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے رات دن ایک کر کے اِسے محفوظ رکھا۔ والد مرحوم کی وفات کے بعد اِن دونوں بھائیوں یعنی محمد صبغۃ اللہ صاحب و محمد شفیع اللہ صاحب نے نچلی سطح سے لیکر منسٹری تک بھاگ دوڑ کر کے اِسے جماعت کا مرکز بنا دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء چونکہ مجھے شروع سے لیکر آخر تک اِس بھاگ دوڑ میں اِس خاندان کے مخلص افراد کے ساتھ خدمت کا موقع ملا ہے۔ اور مجھے علم ہے کہ کس طرح خطرناک مرحلوں میں حضرت محمد موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ہر فرد کو اِس خدمت کا موقع ملا ہے اِس لئے دلی دُعا نکلتی ہے کہ اِس خدمت کی اِن کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور اِس ساری کارروائی میں اِن کے والد مرحوم کے بعد اِن دونوں بھائیوں یعنی محترم صبغۃ اللہ صاحب مرحوم و مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کا ایک خاصہ حصہ ہے۔ بہر کیف اِس مسجد کے بنانے آباد کرنے کا سہرا حضرت محمد موسیٰ رضا صاحب کے لڑکوں، پوتوں، پڑپوتوں، نواسے اور نواسیوں کے سر پر ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء مجھے علم ہے محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے ایک خطیر رقم اِس مسجد کیلئے دی تھی۔ محترم عبد الرحیم صاحب مرحوم کی پہلی بیوی جو مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب و محمد شفیع اللہ صاحب کی والدہ تھیں کی وفات کے بعد دوسری بیوی سے بھی کافی اولاد ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے اتنے بڑے خاندان میں اِن میں کبھی سوتیلا پن کا رنگ نہیں دیکھا۔ محمد صبغۃ اللہ صاحب سب سے بڑے تھے۔ اور اِن کا سارے بھائیوں پر ایک خاص اثر تھا۔ اور خاندان کا ہر فرد اِن کی دلی طور پر عزت کرتا تھا۔ مبلغ کیلئے بعض اوقات جماعت یا خاندان میں اختلاف سخت پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے برادرم صبغۃ اللہ صاحب ایک ایسا وجود تھے جو ایسے موقع پر میرے نہ صرف معاون و مددگار ہوتے تھے بلکہ خود میری راہنمائی کرتے تھے۔

میرے قیام کے عرصہ میں علاقہ میں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تبلیغی تربیتی پروگرام ہوتے تھے مکرم مرحوم اسی طرح ہمہ وقت تیار رہتے تھے کہ گویا میں نہیں یہ مرکزی کارکن ہیں۔ اِن کی بڑی لڑکی لندن میں ہے جب کبھی بھی وہاں گئے ہیں تو بڑی باقاعدگی سے کئی کئی ماہ دفتر خلافت میں آنریری خدمت کرتے رہے ہیں وگرنہ لندن جیسے شہر میں جا کر انسان سیر و سیاحت کی طرف متوجہ ہوتا ہے گویا ہر میدان میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اِس مرحوم بھائی کو ایک نمایاں خوبی عطا فرمائی تھی۔ میری رب العزت کے حضور دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی اولاد اور باقی بھائیوں کو اِس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر سلسلہ کے ساتھ محبت اور خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ آمین

انگلینڈ مشن کی ڈائری

کس طرح دنیا میں امن قائم کیا جائے

بلیک برن جماعت میں ۳۰ر مارچ ۲۰۰۳ء کو ایک سیمینار بعنوان ''کس طرح دنیا میں امن قائم کیا جائے'' منعقد ہوا۔ اوروں کے علاوہ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، بلیک برن جماعت کے صدر مکرم محمد شفیق صاحب اور بلیک برن کے لبرل ڈیموکریٹک کونسلر مسٹر ڈیوڈ فوسٹر نے حصہ لیا۔ کثیر تعداد میں مسلم و غیر مسلم مہمان شریک ہوئے۔ (رپورٹ اطہر ملک)

اُمور خارجہ برطانیہ کا نیشنل نیٹ ورک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کی اکثر جماعتوں میں شعبہ اُمور خارجہ ترقی کی منازل کو چھو رہا ہے۔ شعبہ اُمور خارجہ یو کے کی ایک رپورٹ کے مطابق حالیہ دنوں میں ۲۷ نئے رابطے ہوئے ہیں جن میں پانچ ممبر آف پارلیمنٹ ایک یورپین پارلیمنٹ کے ممبر گیارہ کونسلرز اور دیگر مذہبی لیڈروں سے رابطے ہوئے۔ اُمور خارجہ کے شعبہ کو مزید تیز کرنے کیلئے برطانیہ کی مختلف جماعتوں میں ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا گیا۔

جون ۲۰۰۳ء میں ملکہ برطانیہ کی سالگرہ کے موقع پر وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ ۱۰ر ڈاؤننگ سٹریٹ میں ہونے والی ایک تقریب میں مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے شرکت کی اس تقریب میں کامن ویلتھ کے ہائی کمشنرز اور حکومت کے سینئر وزراء شامل ہوئے۔

پریسٹن جماعت میں سیمینار

جماعت احمدیہ پریسٹن نے ۱۴ر جون کو ایک سیمینار بعنوان ''اسلام - ہر دور کا پیغام ہے'' منعقد کیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ چالیس غیر مسلم و غیر احمدی افراد نے شرکت کی۔ (چوہدری امتیاز احمد صدر جماعت پریسٹن)

پروفیسر ڈاکٹر سائمن نے محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں عنوان پر کتابچہ لکھا

بریڈفورڈ یونیورسٹی سے منسلک ایک پروفیسر ڈاکٹر سائمن ویلنٹائن کچھ عرصہ قبل ہماری تقاریب میں شامل ہوئے تھے ان کو جماعت احمدیہ کا پیغام ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اس قدر پسند آیا کہ اس عنوان پر انہوں نے حال ہی میں ایک کتابچہ لکھا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revalation Rationality Knowledge & Truth" پر خصوصی تبصرہ کیا ہے۔ (رپورٹ نسیم احمد باجوہ ریجنل مبلغ)

سالانہ چیریٹی واک

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام سالانہ واک ۱۶ر جون ۲۰۰۳ء بروز اتوار مورڈن میں منعقد ہوئی۔ امسال شرکاء کی کل حاضری ۶۸۰ تھی جبکہ چیریٹی کیلئے اکٹھی ہونے والی رقم پچھلے سال کی رقم ۲۳ ہزار پاؤنڈ کے مقابلہ نمایاں اضافہ کے ساتھ امسال ۳۰ ہزار پاؤنڈ تھی۔

واک کا آغاز مرٹن کالج سے ہوا جہاں مکرم رفیق حیات صاحب امیر یو کے نے دُعا کرائی اور لوکل میئر میکسی مارٹن نے پونے گیارہ بجے واک شروع کرائی۔ واک کیلئے ۱۲ میل لمبا روٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اختتامی تقریب میں ممبر پارلیمنٹ ٹونی کولمین بھی تشریف لائے تھے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے اس موقعہ پر خصوصی پیغام بھی ارسال کیا تھا۔ اس واک میں مجموعی طور پر اوّل محمود مرزا صاحب رہے جبکہ مہمانوں میں ڈاکٹر مارک ڈوکریں نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

بقیہ صفحہ (۱)

سال مسجدیں بے آباد نظر آتی ہیں۔

فرمایا غیروں کی ان حرکتوں پر تو حیرت نہیں لیکن حیرت اس بات پر ضرور ہوتی ہے جب اپنے بھی ایسا ہی کرنے لگیں چنانچہ آج دیکھ لیں اور جمعوں کی نسبت زیادہ حاضری ہے۔ ممکن ہے یہ حاضری اس لئے بھی زیادہ ہو کہ رمضان نے قلوب میں ایک تبدیلی پیدا کردی ہے لیکن پھر یہ تبدیلی سارا سال جاری رہنی چاہئے بصورت دیگر اس جمعہ کی حاضری محض ایک رسم کہلائے گی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ وہ ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کا عہد کیا ہے۔ اگر پھر بھی ہم لوگ جمعہ کی حفاظت نہ کرسکیں تو یہ ٹھیک بات نہ ہوگی۔ اگر ہم سارا سال اپنے جمعوں کی اور پانچوں نمازوں کی حفاظت کریں گے تو ہم اس حدیث پر عمل کرنے والے بنیں گے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ پانچ نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کیلئے کفارہ ہو جاتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہماری مساجد اس بات کی گواہی دیں کہ احمدیوں نے جو رمضان میں رونق بڑھائی تھی وہ تمام سال قائم رہی اور رمضان کے بعد آنے والا ہر جمعہ گواہی دے کہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو ایمان ہم لائے ہیں اس کا نکھار ہر جمعہ میں نظر آرہا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں چند احادیث پیش فرمائیں حضور نے حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت یوں بیان فرمائی کہ دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدمؑ پیدا ہوئے اسی میں جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن هبوط آدم بھی ہوا اور اس میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں جو طلب کرتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث حضور نے یوں بیان فرمائی کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر آنے والے بندے کی حاضری لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ دینے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ بھی رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک اور حدیث حضور انور نے یہ بیان فرمائی کہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے اس لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن صبح سے ہی نماز جمعہ کا اہتمام کیا جائے۔ احادیث کی روشنی میں جمعہ کے دن خاص طور پر غسل کرنا اچھے کپڑے پہننا اور جسے توفیق ہو خوشبو لگانا مسنون ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان تمام احادیث سے کہیں جمعۃ الوداع کا تصور نہیں ملتا بلکہ ہر جمعہ کو لازمی اور ضروری فرض قرار دے دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ انسان جمعہ میں پہلے آئے اور امام کے قریب بیٹھے۔ بعض لوگ مساجد میں خطبہ جمعہ شروع ہونے کے کچھ دیر میں آتے ہیں تا کہ لمبا خطبہ سننا نہ پڑے یہ سوچ بڑی خطرناک سوچ ہے کیونکہ پہلے جانے والے اور بعد میں جانے والے کے ثواب میں بہت فرق ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امام کو بھی چاہئے کہ وہ لوگوں کے حالات کے پیش نظر خطبے کے وقت کا تعین کرے۔

خطبہ جمعہ کی فرضیت کے متعلق ایک حدیث میں حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں مہر کر دیتا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا ان دنوں ہم رمضان المبارک کے آخری عشرہ سے گزر رہے ہیں دُعاؤں پر بہت زور دیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تمہارا ہتھیار دُعا ہے اس لئے چاہئے کہ دُعا میں لگے رہو۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دُعائیں کریں۔ پس اپنی راتوں کو خدا کے حضور زندہ کریں اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں پر اپنے رحم اور فضل کی بارش نازل فرمائے اور ان کی مشکلات دور کرے جو صرف اور صرف خدا کے مامور پر ایمان لانے کی وجہ سے تنگ کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاندین احمدیت کو عبرت کا نشان بنائے۔ آخر پر حضور نے فرمایا۔ اے خدا ہم تجھ سے تیرے ان الفاظ کا واسطہ دیکر دُعائیں مانگتے ہیں اُدْعُونِی استجب لکم۔ خدا تعالیٰ ہماری تمام دعائیں قبول فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آپ کے خطوط — آپ کی رائے

لندن کے متبرک وکامیاب سفر کی مبارکباد

خدا کرے آپ تمام بخیر وعافیت ہوں۔ سب سے پہلے آپ کو لندن کے انتہائی متبرک وکامیاب سفر کی مبارکباد دی جاتی ہے۔ آپ کے سفرنامہ لندن کی روئداد کی تینوں قسطیں اتنی شاندار تھیں کہ بار بار پڑھنے پر بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی تھی۔ انتہائی مؤثر انداز میں لکھا گیا یہ سفرنامہ لندن پڑھ کر قارئین نے محسوس کیا ہوگا کہ ہم بھی اس اجنبی زمینوں پر گھوم پھر رہے ہیں۔ اور اس کے روح پرور ماحول اور حیرت انگیز نظاروں سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔ ویسے وہ دنیا بھی ہمارے لئے اجنبی نہیں رہی اس لئے کہ وہ تو ہمارے خلفاء کا مسکن بن گیا ہے۔

''سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا''

پھر ۲۳؍ستمبر کے اخبار بدر کے شمارہ میں ''انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی'' کے عنوان سے بھی آپ نے انتہائی شاندار اور مدلل جواب دیا ہے۔ آپ نے اخبار سیاست میں دیکھا ہوگا کہ ۳؍اکتوبر کے شمارہ میں ہمارے خدام نے انتہائی محنت اور کوشش سے مسجد کی افتتاح کے چند جملے اور مسجد کی تصویر سیاست اخبار کے پہلے صفحہ پر چھپوائی تھی۔ دیکھ کر ہم سب کو خوشی کے ساتھ بڑی حیرت بھی ہوئی کہ سیاست اخبار نے کیسے یہ سب شائع کیا ہے اس لئے کہ سیاست اخبار کے ایڈیٹر صاحب اتنے متعصب ہیں کہ یہ ہمارے کسی بھی جلسہ کا اعلان اپنے اخبار میں ہرگز شائع نہیں کرتے ہم نے کئی دفعہ لجنہ کے اجتماع اور سیرۃ النبی صلعم کے جلسہ کا اعلان شائع کروانے کیلئے دفتر سیاست کے چکر لگائے۔ اگلے روز ۴؍اکتوبر کا شمارہ دیکھنے سے پتہ چلا کہ ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست نے لعوام الناس سے انتہائی عاجزی کے ساتھ معافی مانگی بس صرف پیر پڑنا باقی رہ گیا تھا۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیس)

جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لانے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی''۔ (اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

☆-مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس محترمہ صاحبانی بی بی اہلیہ مبارک علی خان صاحب مرحوم آف تالبرکوٹ مورخہ 15 ستمبر 2003 کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔ مرحومہ اس علاقہ کی پہلی احمدی خاتون تھیں احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت مخالفت کا سامنا کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں زندگی کے آخری لمحہ تک نماز کی ادائیگی کرتی رہی۔ مرحومہ اپنے پیچھے تین لڑکے تین لڑکیاں چھوڑ گئیں ہیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحومہ کی مغفرت اعلیٰ علیین میں قرب پانے کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبرکوٹ)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

سقوطِ عراق

لو ختم ہوئی قاتل کی جفا مظلوم کا قصہ پاک ہوا
اب لوٹ چلو سب مقتل سے مقتول کا ختم حساب ہوا
اب ماند پڑی بسمل کی تڑپ، آہو کا کرب تمام ہوا
قاتل کو اب کوئی رنج نہیں، سب اُس کے گماں میں خیر ہوا
بغداد تمہاری مٹی کو، کیوں پیاس لہو کی اتنی ہے
کیوں آگ نہیں بجھتی اس کی، کیوں راکھ پہ شبنم گرتی نہیں
تاریخ کا دامن چیر ذرا، سب تیرے لہو سے رنگیں ہے
اوراق پلٹ کر دیکھ تو لے، ہر طرف تمہارے نوحے ہیں
کبھی دلہن تھا تو شہروں کی، قرآن کا سر پر سہرا تھا
اب مانگ تمہاری سونی ہے، اور گلے میں غیر کا پھندا ہے
کیوں بند قبا کو کھولا تھا، کرگس کا پنجہ کھانے کو
کیوں تو نے سینہ تانا تھا، عفریت مقابل آنے کو
کیا زعم تمہیں اپنوں کا تھا، کیا تیری عقل پہ پردہ تھا
کیا اب تک یہ نہیں جانا تھا تو تنہا ہے کوئی دوست نہیں
کیوں چادر کرتے سر پہ تیری جو اپنے بدن سے ننگے ہیں
سب گیدڑ ہیں اُن غاروں کے جو سانپ کی کھال سے بنتی ہیں
کیوں جھکتی نہیں دُشمن کی کمر، کیوں گردن ان کی کٹتی نہیں
نمرود کے جلتے شعلوں میں، کیوں ٹکڑے ان کے جگر کے نہیں
امید کا دامن پھیلا ہے، خیرات کی جھولی سمٹی نہیں
غُرّاتی ظلم کی موجوں میں، تنکوں کا سفینہ ٹوٹا نہیں
اب وقت کا پہیہ گھومے گا، افلاک کی گردش گاہوں میں
تقدیر چمک دکھلائے گی مغرب کی تجربہ گاہوں میں
اے کاش کبھی منظر بدلے برزخ کی محشر گاہوں میں
نمرود کا دھڑ جلتا دیکھیں بغداد کے آتش دانوں میں

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

بقیہ صفحہ (2) سے

ایودھیا متھرا بنارس اور بہت سی جگہوں کی مساجد کو ہندو مسلم فسادات کے بہانے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں ہندو مسلم فسادات کی لپٹیں بھڑکتی رہتی ہیں۔ بعض جگہوں پر جہاں مسلمانوں کی تعداد کم رہ گئی ہے شدھی کرن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ان کے نام بھی تبدیل کئے جاچکے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کا سیکولر قانون اس کی اجازت نہیں دیتا لیکن پھر بھی جہاں ہندو اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کو مساجد کی تعمیر نہیں کرنے دی جاتی سڑکوں کے کناروں پر جگہوں جگہوں پر مندر تعمیر ہورہے ہیں لیکن اتنی آزادی سے مساجد تعمیر نہیں کی جاسکتیں۔ چنانچہ صوبہ ہریانہ اور راجستھان اس کی واضح اور مکمل مثالیں ہیں۔

یہ تو شکر ہے کہ بھارت میں کثیر تعداد میں انصاف پسند اور قومی یکجہتی کے حامی ہندو بھائی بھی موجود ہیں جو وقتاً فوقتاً انتہا پسند ہندوؤں کی آوازوں کو دباتے رہتے ہیں اور انہیں انصاف کی طرف آنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جی ہاں ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ بھارت میں انصاف پسند ہندو پاکستان کے بزدل شرفاء کے مقابلہ پر کہیں زیادہ مضبوط ہیں اور ان کی آواز بھی مؤثر ہے کیونکہ ان میں کئی اثر ورسوخ والے وزراء یہاں تک کہ سابق وزیر اعظم وی-پی سنگھ جیسے لوگ بھی شامل ہیں لیکن پاکستان میں انصاف نہ ہونے کے برابر ہے۔ دوسرے ان کے منہ میں گویا ازل سے زبان ہی نہیں ہے۔ وہ ناانصافی کے خلاف تقریر وتحریر کے ذریعہ اپنی آواز اُٹھا ہی نہیں سکتے چنانچہ پاکستان میں عیسائیوں اور احمدیوں اور شیعوں کے معاملہ میں یہی کچھ ہورہا ہے۔ بہرحال بھارت کا معاملہ اس معاملہ سے بہت حد تک بہتر ہے اور یہی وجہ بھارت کی پائیداری اور مضبوط جمہوریت کی ہے۔ لیکن پھر بھی ضرورت ہے کہ یہاں پر انتہاپسندی کی آوازوں کو ہر طرح دبایا جائے۔ دبے کچلے لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ ہماری عدلیہ نے گزشتہ دنوں آسٹریلین پادری کے تعلق میں جو فیصلہ دیا ہے یا بعض اور ایسے ہی تاریخی فیصلے جو دیئے ہیں وہ بھی پاکستان کے مقابلہ میں قابل تعریف ہیں لیکن پاکستان میں تو انتظامیہ اور عدلیہ مفلوج ہوکر رہ گئی ہے۔

اوپر ہم نے انتہاپسند ہندو لیڈروں کے وہ حوالے پیش کئے ہیں جو تقسیم ملک سے قبل کے ہیں آئندہ گفتگو میں ہم بتائیں گے کہ تقسیم ملک کے بعد بھی یہ سلسلہ نہ صرف جاری بلکہ زیادہ تشدد سے جاری ہے۔ (منیر احمد خادم)

وہ علماء و مفتی حضرات جو ذرا ذراسی بات پر مسلمانوں کے خلاف کفر کے فتوے نکالنے اور ان کی گردنیں اڑانے کے فتوے جاری کرنے میں ہمیشہ سرگرم عمل رہے ہیں دہشت گردوں کے خلاف کوئی سخت اور معقول قدم کیوں نہیں اُٹھاتے؟

ان دُشمنان اسلام اور ننگ انسانیت کے خلاف ''کفر'' یا انہیں خارج از اسلام قرار دیئے جانے کا کسی کی طرف سے بھی کوئی فتوی منظر عام پر نہیں آیا۔

جب بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو تمام مذہبی جماعتیں اور اس کے سرکردہ لیڈران کی طرف سے اس کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا جاتا ہے۔مسلم علما یہ کہتے نہیں تھکتے کہ یہ فعل سخت نفرت کے لائق ہے۔اسلام کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔اور یہ کہ دہشت گرد مسلمان نہیں ہو سکتے۔

ابھی حال ہی میں ممبئی کے گیٹ وے آف انڈیا، اور ممبا دیوی کے علاقوں میں جو بم دھماکے ہوئے اور جسکے سبب کئی معصوم جانیں ضائع ہوئیں سیکڑوں لوگ زخمی و معذور ہو گئے، پھر اس کے فوری بعد سری نگر میں جو دہشت گرد مارے گئے اور اس کے سبب جو کچھ جانی و مالی نقصان پہنچا ہے وہ سب پر آشکارا ہے۔

ان انسانیت دشمن واقعات کے بعد بھی عام طور پر مسلم مذہبی جماعتوں اور انکے علماء کی طرف سے اسی طرح کا ردّعمل سامنے آیا ہے۔سبھی نے دہشت گردی کی شدید مذمت کی۔اسے اسلام کے خلاف بتایا اور کہا کہ دہشت گردی کرنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ پھر اسکے خلاف سبھی مسلم علماء مفتی حضرات کوئی سخت اور معقول قدم کیوں نہیں اٹھاتے؟ جس سے کہ یہ دہشت گرد تنظیمیں اپنے ناپاک عزائم و گندہ مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں اور معصوم عوام انکی زیادتیوں کا شکار نہ ہوں۔

جبکہ یہی علماء مفتی حضرات ذرا ذراسی بات پر اور معمولی معمولی مسائل میں خود مسلمانوں کے خلاف کفر کے فتوے نکالنے، انہیں خارج از اسلام قرار دینے، انکا سماجی بائیکاٹ کرنے اور ان کی گردنیں اڑانے کے فتوے جاری کرنے میں ہمیشہ سرگرم عمل رہے ہیں اور آج بھی اس معاملہ میں ہمہ وقت مستعد ہیں۔

ہر مسلک اور فرقہ دوسرے کو گمراہ اور قابل گردن زدنی سمجھتا ہے اگر ان تمام فتوؤں کو اکٹھا کر لیا جائے تو شائد اس روئے زمین پر ایک بھی مسلمان ان فتوؤں کی رُو سے باقی نہ رہے۔

یہ ساری فتوے بازیاں ان مسلمانوں کے خلاف ہوتی ہیں جو حقیقتاً کسی نہ کسی درجہ میں اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور اپنے اپنے علماء مشائخ کی فقہ کے مطابق دین پر عمل کرنے اور خیر و بھلائی کے کاموں میں سرگرم ہیں۔جیسا کہ خاص طور پر احمدی مسلمانوں کا معاملہ ہے جن کو غیر مسلم و خارج از اسلام قرار دینے، انکا سماجی بائیکاٹ کرنے، انہیں اپنی مسجدوں سے دور رکھنے کی سرتوڑ کوششیں کی جاتی ہیں۔

مسلمانوں کے علماء کی ایک کثیر تعداد ان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہے بلکہ کئی کئی ادارے اور جماعتیں انہیں کافر اور اسلام سے خارج قرار دینے، کیلئے میدان کارزار میں ''معرکہ آرائی'' میں مصروف ہیں۔

جبکہ حقیقتاً آج یہ دہشت گرد گروپ اسلام کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔جن کی بدولت ساری دنیا میں نہ صرف اسلام بدنام ہو رہا ہے بلکہ خود مسلمان ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں۔ملزم و مجرم سمجھے جا رہے ہیں۔شک کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں قید و بند کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں۔تعذیب کا شکار ہو رہے ہیں۔

لیکن حیرت ہے کہ مسلمان علماء اور مفتی حضرات ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتے ہیں۔ان کے خلاف آج تک ''کفر'' کا یا ان دشمنانِ اسلام اور ننگِ انسانیت کو خارج از اسلام قرار دیئے جانے کا کسی کی طرف سے بھی کوئی فتویٰ منظر عام پر نہیں آیا ہے ضروری ہے کہ ان خطرناک مجرمین کے خلاف جو حقیقت میں اسلام کے بدترین دشمن اور انسانیت کے نام پر بدنما داغ ہیں مسلمان علماء دینی مدارس دار العلوموں اور ان کے مفتیانِ کرام کی طرف سے سخت نوٹس لیا جائے، ان کے سماجی بائیکاٹ کے کفر، کے، دائرۂ اسلام سے خارج اور اسلام سے بے تعلق ہونے کے نہ صرف فتوے جاری کئے جائیں بلکہ ان کے خلاف عام مسلمانوں کو خبردار و چوکنا کرنے کی عملی کوششیں کی جائیں تا کہ عام مسلمان ان دہشت پسندوں کا آلہ کار نہ بن سکیں۔ ☆☆☆

(پندرہ روزہ حق و باطل ناگپور اکتوبر 2003):

بقیہ صفحہ (8

کی صحیح قدر نہ کر سکے۔ماں باپ کو نافرمان اولاد کا شکوہ اور اولاد کو خود غرض ماں باپ کی شکایت۔ شوہر بیوی کا شاکی اور بیوی شوہر سے نالاں، پڑوسی پڑوسی کا دشمن، اخوت اسلامی اور برادرانہ شفقت اور رحمت و مواسات کا دور دور تک پتہ نہیں۔غیر اسلامی تصور زندگی کے شجر خبیث سے ان کڑوے پھلوں کے علاوہ اور کیا حاصل ہو سکتا ہے؟

آہ! مسلمان کب تک حق کی بجائے باطل کے گواہ بنے رہیں گے اور کب اصل اسلام کے چشمہ صافی سے انسانیت اپنی روحوں کی پیاس بجھا سکے گی؟ ☆☆

اعلانِ نکاح و رخصتانہ

میری دوسری بیٹی عزیزہ امۃ القدوس واجدہ کا نکاح مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے ہمراہ عزیزم محمد نسیم ابن مکرم شبیر علی صاحب عیدی بازار حیدر آباد مورخہ ۱۴ر ستمبر ۲۰۰۳ء کو مبلغ اکیس ہزار روپے (-/۲۱۰۰۰) حق مہر پر جماعت احمدیہ یالاکرتی میں پڑھا۔بعدہٗ رخصتی عمل میں آئی۔اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۲۰۰) محمد عبد الرؤف یالاکرتی کرناٹک)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم مکرم نظیر احمد آف حیدر آباد کو مورخہ ۵ر اگست ۲۰۰۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔بچے کا نام ''ولید احمد'' ہے۔جو مکرم منظور احمد صاحب کا پوتا اور مکرم وسیم احمد صاحب صدر جماعت گلبرگہ کا نواسہ ہے۔بچے کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۵۰) (راشد حسین-قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اللہ الیس بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar ... Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

فہرست ممبران مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

بابت سال یکم نومبر ۲۰۰۳ تا ۳۱ر اکتوبر ۲۰۰۴ء

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء کیلئے درج ذیل تفصیل کے ساتھ مجلس عاملہ، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔مجالس مطلع رہیں۔(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

۱-نائب صدر مکرم شعیب احمد صاحب
۲-نائب صدر مکرم شیراز احمد صاحب
۳-نائب صدر مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ
۴-معتمد مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ
۵-مہتمم تجنید مکرم شیخ ناصر وحید صاحب
۶-مہتمم اشاعت مکرم چودھری مقبول احمد صاحب
۷-مہتمم مال مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر
۸-مہتمم وقفِ جدید مکرم خورشید احمد صاحب خادم
۹-مہتمم عمومی مکرم حبیب احمد صاحب طارق
۱۰-مہتمم اطفال مکرم رفیق احمد صاحب بیگ
ا-مہتمم تبلیغ مکرم شیخ محمود احمد صاحب
۱۱-مہتمم تعلیم مکرم ایم.ابو بکر صاحب
۱۳-مہتمم خدمت خلق مکرم عبد العلیم صاحب آفتاب
۱۴-مہتمم تحریک جدید مکرم عبد المحسن صاحب
۱۵-مہتمم وقار عمل مکرم ایس.ایم.بشیر الدین صاحب
۱۶-مہتمم صنعت و تجارت مکرم سید اعجاز احمد صاحب
۱۷-مہتمم تربیت مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب
۱۸-مہتمم تربیت نومبایعین مکرم سید مبشر احمد صاحب عامل
۱۹-مہتمم صحتِ جسمانی مکرم مصباح الدین صاحب نیر
۲۰-مہتمم مقامی مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب
۲۱-معاون صدر مکرم سید عزیز احمد صاحب
۲۲-معاون صدر مکرم شاہد احمد صاحب ندیم
۲۳-محاسب مکرم تنیم احمد صاحب فرخ

☆☆☆

بقیہ صفحہ (9)

گاؤں کو بھی لے ڈوبے ہو۔ ان باتوں کا جو جواب امام صاحب نے دیا وہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھ دیا۔

امام صاحب نے انہیں سمجھایا کہ نہ ہی میں کافر ہوا ہوں اور نہ ہی گاؤں والوں کو ڈبویا ہے۔ بلکہ خود بھی بچ گیا ہوں اور اپنے تمام لوگوں کو ڈوبنے سے بچالیا ہے۔ انہوں نے (مخالفین نے) پوچھا وہ کیسے۔ امام صاحب نے ان کو بتایا کہ یہ دیکھو ہمارے سامنے سے پختہ سڑک گزر رہی ہے۔ (یہ بڑی شاہراہ تھی جو سیرالیون کی بڑی شاہراہ ہے اور فری ٹاؤن سے بو تک جاتی ہے) تقریباً ۲۰ سال پہلے یہ سڑک حکومت نے کسی کمپنی کو ٹھیکہ دے کر بنوائی تھی۔ اس پر ہماری ٹریفک بڑے آرام سے گزرتی تھی۔ لیکن چند سالوں سے اس سڑک پر گڑھے پڑ گئے ہیں جس سے آمد و رفت میں مشکل ہوگئی ہے۔ ٹریفک چلتی تو ہے مگر دقّت ہے۔ اور مشکلات کا سامنا ہے بڑے بڑے کھڈے ہیں اب حکومت نے ایک چھوٹی کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے۔ جو اسی سڑک کے کھڈے پُر کر رہی ہے۔ تاکہ سڑک ٹھیک ہو جائے۔ اور آمد و رفت میں جو سفر کے دوران ہچکولے لگتے ہیں تکلیف ہوتی ہے وہ دور ہو جائے۔ سڑک تو وہی ہے اور اُسی سڑک پر آمد و رفت ہے تو کیا کھڈے دور کرنے میں آپ کو تکلیف ہے کہ کیوں پھر آسانی کے ساتھ ہم سفر کرسکیں امام صاحب نے بتایا کہ یہی حال احمدیت کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی ایک شاہراہ بنائی تھی۔ اس پر اب کھڈے پڑنے شروع ہوگئے تھے۔ بانی جماعت احمدیہ نے وہ کھڈے پُر کردیئے ہیں تاکہ سفر میں آسانی رہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔

جب حضور کی خدمت میں اس گاؤں کے احمدی ہونے کی اطلاع بھجوائی تو حضور نے بہت ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دُعا دی کہ خدا کرے اس گاؤں کا احمدی ہونا بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو اور پھر وہاں پر موسلا دھار بارش ہو۔ یہ ۱۹۸۵ء کا واقعہ ہے۔ اور پھر حالات نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے ممالک میں لوگ کروڑہا کی تعداد میں احمدیت میں شامل ہوئے۔ امام صاحب نے مخالفوں کو جو جواب دیا۔ جب حضورؒ نے وہ پڑھا تو خاکسار کو لکھا کہ یہ نہایت شاندار جواب تھا اور امام صاحب نے یقیناً نور فراست سے جواب دیا تھا۔ یہ واقعہ خاکسار نے اس لئے لکھا ہے تاکہ پتہ چلے کہ حضور انور کو دعوت الی اللہ کے تئیں کس قدر لگن اور جوش تھا جس کیلئے داعین الیٰ اللہ کی ہر رنگ میں حوصلہ افزائی فرماتے۔ ان کے کاموں میں برکت کیلئے دُعا کرتے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی آپ سے یہی سلوک رہا کہ آپ کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا جس کے ہزاروں نہیں لاکھوں احمدی گواہ ہیں۔

خاکسار کو افریقہ میں ۸ سال لگاتار خدمت بجا لانے کے بعد پاکستان آنے کی رخصت حضورؒ نے عنایت فرمائی۔ ہماری واپسی لندن کے راستہ سے ہوئی۔ خلیفہ بننے کے بعد اب پہلا موقع تھا کہ ہم نے حضور سے ملنا تھا دل کی عجیب کیفیت تھی۔ بہر حال ہم ۲۸ رجنوری ۱۹۸۶ء کو افریقہ سے لندن پہنچ گئے۔

حضورؒ نے جو پیار، شفقت مجھ سے اور بچوں سے کیا وہ ناقابلِ بیان ہے۔ دفتر سے کہہ کر ہمیں لندن کی سیر کروائی۔ ہمیں نصرت ہال جو کہ لجنہ کا ہال ہے اس کی Entrence میں ایک بہت چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ہم چاروں بچے اور میاں بیوی رہے۔ چونکہ وہ چھوٹا تھا حضورؒ نے خاکسار سے فرمایا کہ اسلام آباد چلے جاؤ۔ وہاں ہر قسم کی سہولت رہے گی۔ اور پھر یہ کہ مکرم عیسیٰ صاحب مرحوم کا ذکر کیا کہ ان کی اہلیہ آلو کے پراٹھوں سے خوب خدمت بھی کریں گی۔ میں نے عرض کی کہ حضور ہم تو آپ کیلئے آئے ہیں۔ یہی کمرہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس کمرہ ہی میں ہم ایک ماہ ٹھہرے۔ اس دوران حضورؒ اپنے گھر سے ہمارے لئے ہفتہ میں دو تین بار ضرور کھانا بھجوا دیتے۔

صبح کو سیر پر حضورؒ باقاعدگی سے جاتے تھے۔ خاکسار نے بھی ساتھ چلنے کی اجازت لی جول گئی۔ اس طرح قریباً ایک ماہ صبح کی سیر میں شمولیت ہوتی رہی۔ اور حضورؒ کی مجلس سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔ سیر کو جب جاتے تھے تو ڈبل روٹی ساتھ لے کر جاتے اور بطخوں کو اپنے ہاتھ سے جھیل میں روٹی کے ٹکڑے توڑ توڑ کر پھینکتے۔ ایک دفعہ سیر کے دوران کشتہ کی بات چل پڑی۔ مجھ سے پوچھا آپ نے کشتہ کھایا ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ حضورؒ نے پھر مبارک ساہی صاحب کو فرمایا کہ شاہ صاحب (یعنی خاکسار کو) آج ہی کشتہ کھلاؤ۔ سیر سے واپس آگئے تو تھوڑی دیر بعد ساہی صاحب کشتہ لے آئے۔ میں کشتہ کچھ اور سمجھ رہا تھا جو حکماء اور اطباء بناتے ہیں اور خوش تھا کہ آج کشتہ آئے گا۔ ساہی صاحب کو دیکھا کہ ایک بڑی پلیٹ میں جو دوسری بڑی پلیٹ سے ڈھکی ہوئی ہے وہ لاکر مجھے دے کر چلے گئے۔ میں نے پلیٹ اندر جا کر کھولی تو انڈے کا آملیٹ تھا۔ میں نے وہ آملیٹ بچوں کو دیا اور سب نے ناشتہ کرلیا۔ اگلے دن حضور نے سیر کے دوران مجھ سے پوچھا کہ شاہ صاحب کشتہ کیسا لگا؟ میں نے عرض کی کہ حضور کشتہ تو ابھی ملا نہیں۔ حضور نے ساہی صاحب کو دیکھا، ساہی صاحب نے کہا میں کل بڑی پلیٹ میں دے کر تو گیا تھا۔ میں نے کہا وہ تو آملیٹ تھا۔ میں نے تو کھایا ہی نہیں وہ تو انڈے تھے۔ حضور بہت ہنسے فرمانے لگے ہم تو اسی کو کشتہ کہتے ہیں۔ تم کیا سمجھ رہے تھے؟ میں نے عرض کی حکیموں والا کشتہ۔ بہر حال بہت دیر تک کشتہ کا لطیفہ چلتا رہا۔ ★

بقیہ صفحہ: (2)

ان ملاؤں نے یہودیانہ خصلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حدیث میں تحریف کردی ہے حالانکہ حدیث میں موسیٰ کے ساتھ عیسیٰ کے الفاظ بھی ہیں اور ایک جگہ تو صرف عیسیٰؑ ہی ہے۔ اگر یہ لوگ یہ عنوان بناتے کہ ''اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو......

تو اس عنوان سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہو کر ساتھ ہی ان ملاوؤں کی موت بھی ثابت ہو جاتی اور جماعت احمدیہ کو فتح نصیب ہوتی لہٰذا اس شکست کے ڈر سے انہوں نے عیسیٰ کی بجائے موسیٰ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہ حدیث تفسیر ابن کثیر اور شرح فقہ اکبر میں بھی درج ہے۔ شرح فقہ اکبر میں اس حدیث میں یہودیانہ تحریف کی گئی ہے۔ تفسیر ابن کثیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

خدا تعالیٰ کی قسم اگر موسیٰ بھی تم میں زندہ موجود ہوتے تو انہیں بھی بجز میری تابعداری کے اور کچھ ملال نہ تھا۔

بعض حدیثوں میں ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔

(تفسیر ابن کثیر پارہ سوم سورہ آل عمران آیت نمبر ۸۱)

اسی طرح شرح فقہ اکبر میں جو دیوبند سے شائع ہوا ہے اس حدیث میں عیسیٰ نکال کر موسیٰ لکھ دیا گیا ہے۔ لیکن سیاق و سباق کو سمجھے بغیر بیوقوفانہ تحریف کی گئی ہے عبارت خود بول بول کر کہہ رہی ہے کہ یہاں حدیث میں موسیٰ نہیں عیسیٰ کا لفظ آنا چاہئے۔ چنانچہ ہم ذیل میں شرح فقہ اکبر کا تحریف شدہ حوالہ مع ترجمہ درج کرتے ہیں۔

فیجتمع عیسیٰ بالمھدی وقد اقیمت الصلوٰۃ فیسیر المھدی بعیسیٰ علیہ السلام بالتقدم فیمتنع معللا بأن ہذہ الصلوٰۃ اقیمت لک فانت اولی بان تکون الامام فی ھذا المقام ویقتدی بہ لیظھر متابعتہ لنبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم کما اشار الی ھذا المعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقولہ لوکان موسیٰ حیالماوسعھا الااتباعی۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳۶)

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰؑ مہدی کے ساتھ ملیں گے نماز کی اقامت کہی جائے مہدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کیلئے آگے بڑھنے کا اشارہ کریں گے۔ مگر حضرت عیسیٰ اس عذر پر انکار کردیں گے کہ یہ نماز آپ کی خاطر قائم کی گئی ہے پس آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں پس حضرت عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ اس بات کو ظاہر کردیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اب قارئین خود ہی اندازہ کرلیں کہ سیاق و سباق کیا بتا رہا ہے انصاف سے بتایئے کہ مذکورہ عبادت میں جو حدیث درج کی گئی ہے اس میں موسیٰ ہونا چاہئے یا عیسیٰ ہونا چاہئے۔ تحفظ ختم نبوت کے ان مولویوں نے دیوبند کو احادیث یہاں تک کہ تراجم قرآن مجید میں بھی تحریف کرنے کا اڈہ بنالیا ہے۔ اور دیوبند آجکل بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کے سرقہ کرنے اور کتب احادیث و ترجمہ قرآن میں یہودیانہ تحریف کا مرکز بن گیا ہے اب شرح فقہ اکبر مصری کا اصل حوالہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

لوکان عیسیٰ حیاماوسعہ الااتباعی (شرح فقہ اکبر مصری صفحہ ۱۰۰ طبع اوّل)

سچ ہے کہ آنے والے مسیح موعود کا انکار کرنے کے نتیجہ میں ان ملاؤں میں وہ تمام مشابہتیں ظاہر ہورہی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والے یہودیوں میں ظاہر ہوئی تھیں۔

پس احمدیوں کو انگریزوں کا ایجنٹ قرار دے کر تم خود ہی اصل ایجنٹ بن گئے ہم اصل ایجنٹ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ احمدیوں کو تو تم عرصہ سو سال سے انگریزوں کے ایجنٹ کہہ رہے ہو لیکن آج تک تم اس کا ثبوت نہیں دے پائے ہو مگر جماعت نے تو پختہ ثبوتوں سے ثابت کردیا ہے کہ پاکستان کی تمہاری اسلامی حکومت نہ صرف انگریزوں کی ایجنٹ بلکہ ان سے اپنے بھائیوں کا خون کروا کران کے مفادات کی بھرپور محافظ ہے۔

دوسرے تمہاری یہودیانہ تحریف بھی ہم پختہ حوالوں سے ثابت کر آئے ہیں۔ پس اب بھی وقت ہے کہ یہود نہ بنو بلکہ مسیح موعود کی صداقت کو پرکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ وباللہ التوفیق۔

نوٹ:۔ ان ہر دو اعتراضات کے مدلل جوابات سے قارئین خود ہی محافظین ختم نبوت کے مولویوں کے باقیماندہ گھسے پٹے اور کھوکھلے اعتراضات کی حقیقت جان گئے ہوں گے۔ (منیر احمد خادم)

ولادت و درخواست دُعا

مورخہ 30.8.03 کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام نائلہ کرشن تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش ہندی قادیان کی پوتی اور مکرم مرزا احسن احمد بیگ صاحب آف حمایت نگر حیدر آباد کی نواسی ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔ (کرشن احمد قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 25th November 2003 Issue No : 47

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

”جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں جو مساجد تعمیر کی ہیں وہ سب امن کا گہوارہ ہیں“

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس کا خصوصی خطاب

مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد بیت الفتوح کے افتتاح کا چرچا

دنیا بھر کے 146 اخبارات، نیوز ایجنسیوں، ٹی وی اور ریڈیو نے افتتاح کی خبریں شائع ونشر کیں

اکثر اخبارات نے مسجد بیت الفتوح کے فوٹو کے ساتھ خبریں شائع کیں

تمام یورپ بلکہ پوری دنیا میں اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ نے مسجد بیت الفتوح کے افتتاح کی خبر کو خاص اہتمام سے شائع کیا بعض اخبارات نے مسجد کے فوٹوز کے ساتھ خبریں دیں اب تک کی اطلاع کے مطابق دنیا بھر کے 146 اخبارات نیوز ایجنسیوں، ٹی وی اور ریڈیوز نے خبریں شائع ونشر کی ہیں۔

یاد رہے کہ اس مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے ۱۱راکتوبر بروز ہفتہ طاہر ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں 600 سے زائد غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں شامل ہونے کیلئے 44 ممالک سے بطور خاص نمائندگان تشریف لائے تھے۔ 17 ممالک کے ہائی کمشنرز، ڈپٹی ہائی کمشنرز، برطانیہ وکینیڈا کے ممبران پارلیمنٹ، یورپی یونین کے ممبران پارلیمنٹ، گھانا کے ڈپٹی وزیر انرجی لندن کے مختلف علاقوں کے میئر صاحبان تشریف لائے تھے۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ہم خداتعالیٰ کو جو ہمارا خالق ہے حاضر ناظر جانیں اور دلوں میں اس کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ پیار، محبت اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ یہ اس تعلیم کا خلاصہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے ہمیں دی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ اسلامی تعلیم ہے تو کیسے ممکن ہے کہ مسجدوں سے نفرت کی آوازیں بلند ہوں۔ مسجدیں تو خداتعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے ایک سچا مسلمان مسجد سے کبھی بھی نہ تو دیگر شہریوں کے خلاف اور نہ ہی حکومت وقت کے خلاف نفرت کے نعرے بلند کرسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ملکی قوانین کی پوری پابندی کرے اور جس حکومت کا وہ باشندہ ہے اس کا اطاعت گزار ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے:

”ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظلّ عاطفت کے نیچے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے، مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا“۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ نمبر ۲۹)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کو اچھی طرح جانتے ہیں یا اس کے ساتھ ان کا رابطہ ہے وہ اس بات کی توثیق کر سکتے ہیں کہ احمدی مسلمان قانون شکنی، جرائم یا ایسے اقدام جن سے مخلوق خدا کو نقصان پہنچے کوسوں دور رہتے ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت پر کمربستہ رہی ہے اور ہم افریقہ کے غریب ممالک میں بلا استثناء مذہب، انسانیت کی خدمت ہسپتالوں اور سکولوں کی صورت میں کر رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین سے ایک عہد لیا ہوا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں تاکہ دنیا کو اسلام کے اصلی چہرے سے روشناس کروائیں اور اس کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں رواج دیں تو انہیں اس بات کا بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ خداتعالیٰ کی خاطر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق وسائل کو استعمال کر کے خداتعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے کام کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ انسان کی تخلیق کے دو مقاصد ہیں۔ اولاً انسان صرف خدائے واحد کی پرستش کرے اور دوئم یہ کہ وہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں اور اسی لئے جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں مساجد تعمیر کی ہیں جو سب اس مسجد کی طرح امن کا گہوارہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری دلی تمنا ہے کہ آپ جس جگہ بھی رہتے ہیں کسی بھی مذہب، نسل یا قومیت سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اردگرد امن کا ماحول قائم کریں اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا کریں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھیں پھر ہمیں کوئی بھی اس تباہی سے نہیں بچا سکتا جس کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے۔ یقیناً یہ تباہی دوسری جنگ عظیم کی تباہی سے زیادہ ہولناک ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انسانوں کی بھلائی کے لئے ہمیں خداتعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی اور اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور اسی سے مدد حاصل کرنا ہوگی۔ خداتعالیٰ کی عبادت کے بغیر انسان اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں“۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۴۲)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کما حقہٗ انجام دینے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی توفیق بخشے۔

اس تقریب میں حاضرین میں سے مرٹن بورو کی میئر میڈم Maxine Martin، ممبر پارلیمنٹ Roger Cascle، کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis، ممبر پارلیمنٹ برطانیہ Dominique Greaves، لارڈ ایوبری اور امیر جماعت احمدیہ UK مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بھی خطاب کیا۔

❁❁

مسجد بیت الفتوح

مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد

یاد رہے کہ مسجد بیت الفتوح لندن کے علاقہ مورڈن میں لندن روڈ پر واقع ہے۔ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ۳راکتوبر ۲۰۰۳ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

مسجد بیت الفتوح کا سنگ بنیاد حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹راکتوبر ۱۹۹۹ء کو رکھا تھا۔

جس جگہ مسجد بیت الفتوح تعمیر کی گئی ہے وہاں پہلے ایکسپریس ڈیری (Express Dairies) کی بلڈنگ تھی۔ اس کا کل رقبہ ۲ء۵/ ایکڑ ہے۔ ۱۹۹۶ء میں ۲۳ء۲ ملین پاؤنڈ کی رقم سے یہ رقبہ خریدا گیا۔

بیت الفتوح کے گنبد کا قطر ۵ء۱۵ میٹر ہے جو کہ چھت سے آٹھ میٹر اور زمین سے ۲۳ میٹر اونچا ہے۔ اس کے ایک مینار کی بلندی ۵ء۲۵ میٹر ہے۔ بیت الفتوح اور ملحقہ ہالوں میں دس ہزار نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

بیت الفتوح کمپلیکس میں دفاتر، کانفرنس روم، لائبریری اور ورزش کے لئے مخصوص ہال ہیں

(رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

اعلان برائے قائدین مجالس

”جیسا کہ قبل ازیں امراء وصدر صاحبان جماعت کو بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ موجودہ قائدین مجالس کی معیاد ۳۱راکتوبر ۲۰۰۳ء کو پوری ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے آئندہ دو سالوں کیلئے قائدین مجالس کا انتخاب عمل میں لایا جانا ہے۔ قواعد انتخاب دستور اساسی میں درج ہیں اور سرکلر میں بھی درج کئے گئے ہیں۔

جملہ امراء وصدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں بروقت انتخاب کروانے میں تعاون فرمائیں۔ جملہ قائدین علاقائی رصوبائی بھی اس کا جائزہ لیتے رہیں تاکہ نئے قائدین بروقت قیادت سنبھال لیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بدر کی مالی وقلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)